إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

جلد ۳۷/۷۲
نمبر ۱۱۷
خلافت نمبر
قیمت ۲ روپے

جمعرات
۱۲ شعبان ۱۴۰۳ھ
۲۶ ہجرت ۱۳۶۲ھ
۲۶ مئی ۱۹۸۳ء

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ ثانیہ دائمی ہے

اس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اِس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسُولوں کی مدد کرتا ہے ..... اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دُوسرا ہاتھ اپنی قُدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں .....

..... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قُدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دِکھلا دے۔ سو اب مُمکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے ..... تمہارے لئے دُوسری قُدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک مُنقطع نہیں ہوگا اور وہ دُوسری قُدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خُدا اِس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیّۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲ر شیان ۱۳۶۲ ہش

۲۶ر ہجرت ۱۴۰۳ھ

خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کا دائمی وعدہ

اور

ہمارا ایک امتیازی نشان

جماعت احمدیہ کو من حیث الجماعت یہ خصوصی امتیاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسے خود اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ قائم کیا ہے اور یہی بھی ہے اس لئے کہ یہ جماعت دین کی راہ میں صدق وصفا، اخلاص ووفا، قربانی وایثار اور محبت واطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرکے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے۔ اور نوعِ انسانی کی زندگیوں میں عظیم روحانی انقلاب برپا کرکے انہیں دینِ واحد پر جمع کر دکھائے۔

چونکہ اس کام نے نسلاً بعد نسلٍ جاری رہ کر ایک طویل زمانہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچنا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اس عظیم الشان مامور یعنی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈال کر اپنے متبعین کی زندگیوں میں جو عظیم روحانی انقلاب برپا کیا تھا ضروری اور ناگزیر تھا کہ اس کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے تاکہ ایسی نسلیں پیدا ہوں جو اپنے بزرگ آباء کے نقشِ قدم پر چل کر صدق وصفا، اخلاص ووفا، قربانی وایثار اور محبت واطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتی اور ایسے کارنامے سرانجام دیتی چلی جائیں کہ جن کے نتیجہ میں اسلام غالب آتا چلا جائے۔

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے بموجب جماعت احمدیہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد خلافت کا آسمانی نظام قائم فرمایا چنانچہ اس نظام کی برکت سے جماعت احمدیہ بفضل اللہ تعالیٰ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی اور اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلاتی اور غالب کرتی چلی آ رہی ہے۔ افرادِ جماعت کو اس کی توفیق اس لئے ملتی چلی آ رہی ہے کہ ان کے بزرگ آباء نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک میں محبت واطاعت کے جذبہ کو جس کمال تک پہنچایا تھا۔ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے آئندہ نسلوں میں محبت واطاعت کا وہ جذبہ منتقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں عجائب کام ظہور میں آتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ اس آسمانی نظام ہی کی برکت ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کا اپنے امام کے ساتھ محبت وعشق اور اس کی اطاعت کا جذبہ آج دنیا میں ضرب المثل کا درجہ اختیار کر چکا ہے۔ دوسرے لوگ اسے مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے اس کی زبانیں نہیں تھکتیں۔ الغرض احمدی ہونے کی حیثیت میں اپنے امام ہمام کے ساتھ محبت وعشق اور کامل اطاعت کا جذبہ قرآنی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہمارا ایک امتیازی نشان ہے۔ ہم اس کے ذریعہ دنیا میں پہچانے اور شناخت کئے جاتے ہیں۔ اپنے اس امتیازی نشان کو نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھنا اور اسے درخشاں سے درخشاں تر بناتے چلے جانا ہمارا اوّلین فرض ہے۔

اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے خلافتِ رابعہ کی شکل میں ہمیں ایک اور عظیم الشان انعام سے سرفراز فرمایا ہے ہمارا بدرجۂ اولیٰ یہ فرض ہے کہ ہم اپنے اس امتیازی نشان کو درخشاں سے درخشاں تر بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اس طرح ثابت کر دکھائیں کہ ہمارا یہ امتیازی نشان ایک دائمی نشان ہے۔ ہمارے ساتھ خلافت کے قیام کا خدائی وعدہ ایک دائمی وعدہ ہے جو اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم میں خلافت کے ساتھ محبت و عقیدت اور اس کی اطاعت کا جذبہ بھی ایک دائمی جذبہ ہو۔ پس یہ امر ہم میں سے ہر ایک کے لئے فرضِ عین کا درجہ رکھتا ہے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنے محبت کے جذبہ کو ترقی دیں اور اس حد تک ترقی دیں کہ اس محبت کے بالمقابل خونی رشتوں اور دنیوی تعلقات اور مال ومنال کی محبت سراسر ہیچ نظر آئے اور پھر محبت کے رنگ میں رنگین ہو کر اپنے اطاعت کے جذبہ کو اس درجہ ترقی دیں کہ یہ نہ صرف ہم میں بلکہ ہماری اولادوں اور نسلوں میں فطری تقاضے کی صورت اختیار کر لے۔ ہم اور ہماری اولادیں ہمیشہ ہی پوری بشاشت اور انشراحِ صدر کے ساتھ دین کی سربلندی کے ضمن میں آپ کے ہر حکم پر لبیک کہتے چلے جائیں۔

احبابِ جماعت جو گزشتہ پون صدی سے تجربہ اور مشاہدہ کرتے چلے آ رہے ہیں اس حقیقت کی پوری معرفت رکھتے ہیں کہ ہماری تمام تر ترقی کا دارومدار خلیفۂ وقت کے ساتھ دلی محبت اور آپ کی اطاعت پر ہے۔ اس کے بغیر نہ ہم صحیح معنوں میں نمازوں پر قائم رہ سکتے ہیں۔ نہ زکوٰۃ پر اور نہ اطاعتِ رسولؐ پر دینی احکام بجا لا کر اور غلبۂ اسلام کے لئے مالی قربانیاں کر کے عنداللہ فائز المرام ہونے کا انحصار صرف اور صرف ایک بات پر ہے اور وہ ہے خلیفۂ وقت کے ساتھ دلی محبت اور اس کی کامل اطاعت۔ اسی کے نتیجہ میں ہماری نمازیں، ہمارے روزے اور ہماری مالی وجانی قربانیاں نتیجہ خیز ہو کر خدائی افضال کو جذب کرنے کا موجب ثابت ہو رہی ہیں اور بفضل اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایک انقلاب عظیم رونما ہو رہا ہے۔ عبادتیں اور خدمتِ دین کی مساعی اس وقت تک نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتیں، جب تک وہ خدائی تدبیر سے ہم آہنگ نہ ہوں اور خدائی تدبیر کا علم بجز امامِ وقت کے جسے خدا تعالیٰ خود اس منصبِ جلیلہ پر فائز کرتا ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نزولِ ملائکہ کے ذریعہ امامِ وقت کی خود راہ نمائی فرماتا ہے اور حسبِ ضرورت خدائی تدبیر کی مختلف کڑیاں اس پر ظاہر فرما کر اس کے ذریعہ جماعتِ مومنین کو مناسبِ حال اعمال بجا لانے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اس حقیقت کو سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے اپنے خطبات میں بڑی وضاحت کے ساتھ جماعت کے ذہن نشین کرایا۔ اور اس کی اہمیت کو سمجھنے کی بار بار تلقین فرمائی۔ چنانچہ ہم یاددہانی کے رنگ میں حضور نور اللہ مرقدہٗ کے ایک بصیرت افروز ارشاد پر ہی اپنی ان معروضات کو ختم کرتے ہیں۔ حضورؓ نے ۱۹۳۷ء میں ایک خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا:۔

"قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ انبیاء کی جماعتوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کی تدبیر کے ماتحت کر دیں۔ مگر وہ مردہ نہیں ہوتے ان کے اندر جوش اور اخلاص ہوتا ہے، وہ قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مگر قربانی کے لئے خدا کی طرف دیکھتے ہیں، جب خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن ہو اور جس رنگ میں ہو وہ اسی وقت اور اسی رنگ میں قربانی کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی فوقیت اور عظمت کی بڑی علامت فرمانبرداری اور اطاعت کا ایسا نمونہ ہی ہوتا ہے جو دوسری قوموں میں نظر نہیں آتا ..... جب کوئی شخص ایسا ہو تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل کرتا ہے جو اس کی مدد کرتے ہیں اور یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ تم سوچو تو سہی کیا ہماری اتنی طاقت ہے کہ ساری دنیا کو فتح کر سکیں۔ ہمیں تو جو کامیابی ہوگی فرشتوں کے ذریعہ سے ہوگی اور یہ اس وقت ہوتا ہے۔ جب مومن اپنے نفسوں پر قابو رکھیں۔ اور کوئی بات ایسی نہ کریں جو خلافِ شریعت اور خلافِ آداب ہو۔ شریعت وہ ہے جو قرآن کریم میں بیان ہے اور آداب وہ ہیں جو خلفاء کی زبان سے نکلیں۔ پس ضروری ہے کہ آپ لوگ ایک طرف شریعت کا احترام قائم کریں اور دوسری طرف خلفاء کا ادب واحترام قائم کریں اور یہی چیز ہے جو مومنوں کو کامیاب کرتی ہے۔" (الفضل ۴ر ستمبر ۱۹۳۷ء)

● "جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو اسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ر نومبر ۱۹۴۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں خدا کی مجسم قدرت ہوں

میرے بعد بعض اَور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے

ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے ..... دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل میں اُن کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے ..... جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر ہے اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی....."

(الوصیت ۲-۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ سلام مرے آقا

خلافت کیا ہے، اک زندہ کرامت ہے محمدؐ کی
ہمیشہ رہنے والی اک نظامت ہے محمدؐ کی

خلافت بہرِ انساں اک نشانِ آسمانی ہے
خلافت میں نمایاں دیں کی شانِ خسروانی ہے

خلافت جلوہ ہائے قدرتِ ثانی کی حامل ہے
خلافت نصرت و تائیدِ ربانی کی حامل ہے

خلافت ربِّ دو عالم کی اک بے مثل نعمت ہے
خلافت پرتوِ انوار و فیضانِ نبوت ہے

یہ اک حصنِ حصین امتِ شاہِ رسولاں ہے
یہ اک سرچشمۂ فیضِ حبیبِ ربِّ رحماں ہے

یہ وہ فردوسِ گم گشتہ ہے جس کو پالیا ہم نے
اور اس نعمت کو حق کے فضل سے اپنا لیا ہم نے

مسیحائے محمدؐ کی دعائے خاص کام آئی
خدا سے آپ کی یہ التجائے خاص کام آئی

محمدؐ کے مظاہر ہوں الٰہی تا ابد پیدا
دل و جاں سے جو ہوں تا زندگی اسلام پر شیدا

مری اولاد سے بھی تو "رجال" ایسے کھڑے کرنا
ہو تیرے دین کی خاطر ہی جن کا جینا اور مرنا

خلافت کو جو جاری رکھیں منہاجِ نبوت پر
عیاں کر دیں صداقت دین کی ہر قوم و ملت پر

تری نصرت سے دنیا کو وہ قسط و عدل سے بھر دیں
ہیں جھوٹے دین جتنے بھی انہیں وہ کالعدم کر دیں

وہ پہنچائیں ترا پیغام گھر گھر ساری قوموں میں
کریں تقسیم جام عرفاں کے بھر بھر ساری قوموں میں

وہ زندہ معجزہ ہوں شاہِ بطحا کی صداقت کا
ہو ان کو اک جنوں قرآں کی تبلیغ و اشاعت کا

وہ اہلِ شرک اور ظلمت میں مثلِ ماہِ کامل ہوں
ہمیشہ نصرت و تائیدِ ربانی کے حامل ہوں

مرے پیرو بھی "یارب" میری ہی اولاد ہیں سارے
مجھے اپنے جگر گوشوں کی مانند وہ بھی ہیں پیارے

ہزاروں ان میں ہیں جو نیکی و تقویٰ میں کامل ہیں
مری ان التجاؤں میں یقیناً وہ بھی شامل ہیں

خلافت اور امامت لاجرم ہے موہبت تیری
عطا کرنا جسے چاہے کہ ہے یہ مرحمت تیری

نہیں ملتا یہ جوہر اپنی کاوش سے کسی کو بھی
جو خود طالب ہو اس کا اس کی ہو جاتی ہے سرکوبی

ترے در سے کوئی رتبہ بھی ورثہ میں نہیں ملتا
یہ ہے وہ پھول جو انساں کی خواہش پر نہیں کھلتا

دعائیں حق نے سن لیں یہ مسیحائے محمدؐ کی
اور ان الفاظ میں اس کو بصد شوکت بشارت دی

میں اس دنیا سے اپنے پاس جب تجھ کو بلاؤں گا
تو اپنی قدرتِ ثانی کے پھر جلوے دکھاؤں گا

مقاصد کو ترے پورا کریں گے جانشیں تیرے
خسارے میں رہیں گے دشمنان و منکرین تیرے

تری تبلیغ پہنچے گی زمیں کے سب کناروں تک
گداؤں، شاہوں، نیکوں اور بدوں غفلت شعاروں تک

ترے "آثار" میں بھی برکتیں رکھ دونگا میں اتنی
کہ برکت پائیں گے ان سے سدا شاہانِ عالم بھی

نشاں میں انگنت تیری صداقت کے دکھاؤنگا
گروہ ہر قوم میں تیرے محبوں کا بڑھاؤں گا

جو تشنہ لب ہیں اب وہ تجھ سے آبِ زندگی پی کر
کرم سے میرے بن جائیں گے ہر اک قوم کے رہبر

بحمد اللہ یہ سب وعدے من و عن ہو گئے پورے
منور ہو رہے ہیں دیں سے دنیا بھر کے معمورے

کناروں تک زمیں کے آپ کا پیغام پہنچا ہے
تمام اقوام میں قرآں اور اسلام پہنچا ہے

ترقی ہو رہی ہے ملک ملک اب احمدیت کی
محمدؐ مصطفےٰ کے دین کی اور ان کی امت کی

خزانے بٹ رہے ہیں معرفت کے اہلِ مغرب میں
شب و روز ہوتی رہتی ہیں وہاں قرآں کی باتیں

صلیبی مرکزوں میں بھی اذانیں گونجتی ہیں اب
جنہیں سن کر وہ قومیں خود صداقت ڈھونڈتی ہیں اب

دیا جاتا ہے ان کو درس قرآں اور سنت کا
فقط توحیدِ حق کا اور محمدؐ کی رسالت کا

بحمد اللہ اندلس میں بھی مسجد بن گئی اپنی
زہے قسمت کہ سوئے حق ہے اب وہ قوم پھر لوٹی

طلوع الشمس من مغربہا کا ہے یہی مطلب
علم اسلام کا لہرائیگا ہر سو وہاں پر اب

ہوا جب حکمِ ایزد سے وصالِ حضرتِ ناصر
عجب اک معجزہ اس کی مشیت سے ہوا ظاہر

جو چہرے ناصرِ دیںؒ کی جدائی سے تھے پژمردہ
فراقِ جانشینِ مہدیٔ دوراں سے افسردہ

جو بے کل ہو گئے تھے ماہیٔ بے آب کی صورت
تھے دل پہلو میں جن کے مرتعش سیماب کی صورت

نظر آتے تھے جو بے پاسبان و رہنما سارے
جو سرگرداں اور بے آسرا تھے درد کے مارے

تھیں نظریں اٹھ رہیں اس وقت سوئے آسماں جنکی
خدا افلاک پر تھا سن رہا آہ و فغاں جن کی

پکار ان کی سنی بروقت اس نے اپنی رحمت سے
ہوئے پھر بہرہ ور وہ قدرتِ ثانی کی نعمت سے

فرشتے آسماں سے پھول برساتے ہوئے آئے
خدائے پاک کی حمد و ثنا گاتے ہوئے آئے

خلافت سونپ دی اک مردِ فارس کو خدا نے پھر
جو ہے فرزندِ مریمؑ حضرتِ محمودؓ کا طاہر

پھر اک راشد خلیفہ کی جماعت ہو گئی تابع
خدا کی دوسری قدرت کا جو ہے مظہرِ رابع

خدائی سلسلہ پھر آگیا معمول پر اپنے
دلوں کا خوف بدلا یک بیک امن و سکینت سے

مسیحِ پاک کا یہ قافلہ چلتا ہی جائے گا
یہ سوئے منزلِ مقصود ہا بڑھتا ہی جائے گا

ہزاروں آفتیں، طوفان، صرصر، آندھیاں آئیں
نہ جانے کتنی ایذائیں سہیں اور گالیاں کھائیں

مگر کرتا رہا حق خود حفاظت اس جماعت کی
سپر بخشی گئی ہے جس کو صبر و استقامت کی

"سلامت بر تو اے مردِ سلامت" اے مرے آقا
سلامت بر تو اے ماہِ مبیں اے نیرِ اصفیٰ

لہ تذکرہ صفحہ ۱۹۵

(محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ
انگلستان و مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلفاءِ احمدیت کی روحانی قوت کا منبع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے

جماعت احمدیہ کو یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے ملی ہے

اسلام میں خلافت کے تصور کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی پر معارف تشریح

اسلام میں خلافت

س :۔ (از مسٹر ہنسن) میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ حاضرین کو اسلام میں خلافت کی اہمیت کے موضوع پر کچھ بتائیں۔

ج :۔ کیا آپ اسلام میں خلافت کے انسٹی ٹیوشن (INSTITUTION) کے بارے میں کچھ جاننا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا مطلب یہی ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خلافت کا لفظ قرآن کریم میں بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ خلافت کے معنی نیابت کے ہیں۔ خلیفہ کا مطلب ہے کسی کا نائب اپنے اختیارات کا منبع وہ خود نہیں ہوتا بلکہ اس سے بالاتر وہ ذات ہوتی ہے جس کی نمائندگی وہ کرتا ہے اور پورے اخلاص اور وفاداری سے اس تعلق نیابت کو نبھاتا ہے یہ ہے اسلام میں خلافت کا تصور۔

خلیفہ کا لفظ قرآن کریم میں شروع میں ہی استعمال ہوا ہے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ اللہ نے تخلیق کائنات سے پہلے ہی فرشتوں کو بتایا کہ اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ زمین پر اپنا ایک خلیفہ یا نائب بنائے گا۔ اس طریق سے زندگی کا سارا راز ظاہر کرنا مقصود تھا یا یوں کہیں کہ عنقریب ظاہر کیا جانے والا تھا۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب اللہ نے یہ کہا تو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے خدا! تو یہ کیا کرنے والا ہے؟ کیونکہ اگر تو نے ایسا کیا تو تو اس کے ذریعہ سے خونریزی، تباہی اور انتشار کا راستہ کھول دے گا۔ تیرے نام پر لڑائیاں لڑی جائیں گی اور اسی طرح کی دیگر باتیں ظہور میں آئیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا تم ان چیزوں کے بارے میں باتیں کر رہے ہو جو تم نہیں جانتے۔ چنانچہ قرآن مجید کی رو سے اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر اپنا خلیفہ پیدا کیا۔ مادی وجود کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی ذات کے ایک مظہر کے طور پر علم اور ارادۂ الٰہی میں یہ تخلیق نامعلوم زمانہ میں معرض وجود میں آئی۔ اس کے بعد اللہ نے اپنے نائب کو بہت سی باتیں سکھائیں جن کو قرآن کریم اسماء یا صفات قرار دیتا ہے۔ اور ہم بطور ایک احمدی کے یہ تشریح کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی صفات تھیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی بہترین مخلوق یعنی انسان اور انسانوں میں سے بہترین انسان اپنے خلیفہ کو سکھائیں۔ جب اللہ نے ایسا کیا، قرآن کریم بتاتا ہے کہ اس نے فرشتوں کو بلایا اور ان سے صفات الٰہیہ دریافت کیں۔ وہ محض چند صفات سے واقف تھے اور اس سے آگے نہ جا سکتے تھے لیکن اس انسان نے جو تخلیق کیا جانے والا تھا اور ابھی اپنی تصویری شکل میں تھا اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو گنانا شروع کر دیا جن کو فرشتے جانتے بھی نہ تھے بلکہ خیال میں بھی نہ لا سکتے تھے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ جب ایسا ہوا تو وہ سب کے سب اللہ کے حضور جھک گئے۔ انہوں نے اپنی لاعلمی کا اعتراف کیا اور کہا اے اللہ تعالیٰ تو ہی حکیم و خبیر ہے اور تو ہی جانتا ہے کہ کیا کرنا ہے۔

ہم اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خلافت اور انسانی پیدائش ہر دو کی تلاسفی بیان کرنے کے لئے ایک تمثیلی اظہار بیان ہے۔ آپ یوں سمجھئے کہ جب تک کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کام کے لئے خاص صلاحیتیں نہ دی جائیں وہ شخص ایسا کام نہیں کر سکتا۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ اس کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ فرشتے گناہ نہیں کر سکتے۔ فرشتوں کو خوراک کی ضرورت نہیں۔ کپڑوں کی ضرورت نہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ کی دیگر بعض صفات کے اظہار کی ضرورت نہیں مثلاً رحم، بخشش وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح دیگر انسانی ضروریات ان کی نشوونما اور تربیت اور دوسروں کے بارے میں سوچنا وغیرہ اللہ تعالیٰ کی یہ ساری صفات فرشتوں میں موجود نہیں۔ چنانچہ اللہ نے آدم کو جو سکھایا اور جو بعد میں تصویری شکل میں فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا اور اس کے نتیجے میں جو بات ہوئی اس کا منشاء یہ تھا کہ فرشتوں کو بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے تصور کی حد سے بھی بہت زیادہ عظمت رکھتا ہے اگرچہ تم (فرشتے) ایک خاص کام کو کرنے کیلئے کافی ہو۔ لیکن اللہ کی ذات تو وراء الوراء ہے اور اس کی صفات لامحدود ہیں اللہ اپنی نئی مخلوق کے ذریعے اپنی نئی قدرتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے اور اس نئے اظہار کے بعد بھی وہ بدستور لامحدود صفات کا مالک رہتا ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ نئی مخلوق کے سامنے آنے سے اللہ کی ذات اور صفات کے ادراک کے نئے دروازے کھلتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے نئے ادراک کے ساتھ ساتھ اس کی ذات اور صفات وسعت پذیر ہو رہی ہیں۔ یہ وہ تمثیلی منظر ہے جسے قرآن کریم نے اس پیغام کے ذریعہ واضح کیا ہے۔

چنانچہ ارتقائی منازل کی آخری چوٹی پر پہنچا ہوا یہ کامل وجود اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا یہ قرآن کریم کی اصطلاح میں خلیفہ کہلاتا ہے یعنی ایک ایسا شخص جس پر اللہ تعالیٰ اس کی صلاحیت کے مطابق اپنی قدرت کے راز کھولتا ہے اور اب ہم اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کرتے وقت یہ صلاحیت عطا کی کہ وہ ذات باری کو فرشتوں یا دیگر مخلوقات کی نسبت زیادہ وسیع معنوں میں سمجھ سکے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ذات باری کا جو ادراک ہمیں حاصل ہے خدا کی تمام تر ذات بس وہی کچھ ہے اس ضمن میں بہت وسیع اور لامحدود امکانات اس امر کے بھی موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی وقت اور زمانہ میں بعض نئی صلاحیتوں کی حامل کوئی نئی مخلوق پیدا فرمائے اور ان صلاحیتوں کا اسی طرح ہم تصور بھی نہ کر سکیں جس طرح فرشتے ان صلاحیتوں کا اندازہ نہ کر سکے جو انسان کو عطا کی گئیں۔

اب میں اس صورت حال کو انسانی سطح کے مطابق سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ جن لوگوں کو بینائی حاصل نہیں اور جنہیں صرف چار حواس ہی عطا کئے گئے ان کے ہی معاملہ کو لیجئے آپ جتنی مرضی کوشش کریں، جس جس طرح چاہیں وضاحت کریں اور بتائیں کہ روشنی کیا ہوتی ہے اور کیسے کیسے منظر اس کے طفیل نظر آتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے کہ آپ کسی پیدائشی نابینا کو سمجھا سکیں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ جو لوگ سن بھی نہیں سکتے اور دیکھ بھی نہیں سکتے جن کے صرف تین حواس باقی رہ جاتے ہیں وہ ایک محدود سطح سے زیادہ کسی باہر کی چیز کا ادراک نہیں کر سکتے اسی نسبت سے ان کا خدا یا خدا کے متعلق ان کا تصور محدود ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے ہم اللہ کی تخلیق پر کوئی حد کیوں عائد کریں؟ ہم یہ کیوں سوچیں کہ اللہ ہمیں چھ حواس یا نو حواس یا ایک سو یا ایک ہزار حواس نہیں دے سکتا تھا وہ خالق ہے۔ وہ جو چاہے کر سکتا ہے لیکن ہم مزید حواس کا تصور نہیں کر سکتے کیونکہ ہم کو شروع سے ہی ایسی صلاحیتیں نہیں ملیں۔ پس یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جو قرآن کریم ہمیں سمجھانا چاہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات لامحدود ہے۔ اس نے ہمیں یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ دیکھو فرشتوں کی طرح نہ کرنا اور میری طاقتوں کو محدود سمجھنے کی کوشش نہ کرنا۔ اگر تم نے ویسا ہی کیا اور میری طاقتوں کو ان حواس کی حد تک محدود سمجھنے لگ گئے جو میں نے تمہیں عطا کئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں۔ حقیقی خلیفہ وہ ہے جو اپنی تمام تر عاجزی کا پورا پورا احساس رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی کو پہچانے اور اس کی معرفت حاصل کرے۔ وہ اپنی محدود صلاحیتوں کو اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود طاقتوں کو جانتا ہو اس سے ہماری مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ہے جو نبیوں میں سب سے آخر میں آنے والے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ اپنی ان تمام تر صفات کے ساتھ ظاہر ہوا جن کو وہ انسان پر ظاہر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اب یہ ایک دعویٰ ہے بہت بڑا دعویٰ! عیسائی کہہ سکتے ہیں کہ نہیں! اللہ تعالیٰ زیادہ وسعت کے ساتھ عیسائیوں پر یا عیسیٰ پر ظاہر ہوا۔ یا ہندو یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اللہ کرشنا پر زیادہ وسعت کے ساتھ ظاہر ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح سے ایک بحث شروع ہو سکتی ہے۔ ہر شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کے مذہب کا بانی ہی زمین پر سچا اور حقیقی خلیفہ ہے۔ اب اسلام اس کی تردید نہیں کرتا۔ اسلام ایک حسین مذہب ہے جس میں کائنات اور زندگی کا بنیادی راز اپنی تمام تر صداقتوں کے ساتھ سمویا ہوا ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ واحد خلیفہ جو زمین پر ظاہر ہوئے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے انسانی تاریخ کے کسی بھی مرحلے پر اللہ تعالیٰ کی نمائندگی کی چاہے اس کا پیغام کتنا ہی محدود نوعیت کا تھا۔ وہ اس زمین پر ایک خلیفہ ہے اور اس کو اسی کام کے لئے بھیجا گیا ہے۔ یہ لفظ "خلیفہ" کا وہ پہلا مطلب ہے جو ہم قرآن کریم سے سمجھتے ہیں لیکن جب ہم اس پہلے واقعے کی طرف لوٹتے ہیں جس کا میں نے شروع میں ذکر کیا ہے اس وقت ہم بحیثیت مسلمان اس کی یہ توجیہہ کرتے ہیں کہ زمین پر سچا حقیقی، آخری اور سب سے کامل ترین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونا تھا اور آپ ہی وہ کامل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترین انسان ہیں۔ ہم اس کو اپنے طریق پر ثابت بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ وقت نہیں کہ اس بحث میں پڑا جائے یہ بڑی طویل اور وسیع بحث ہے۔

اب میں خلیفہ کے دوسرے معنوں کی طرف آتا ہوں۔ "خلیفہ" کے دوسرے معنی ان معنوں سے ہی نکلتے ہیں۔ جو ابھی میں نے بیان کئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پہلا شخص جس کو اللہ زمین پر اپنا خلیفہ بناتا ہے جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو اس کی جسمانی وفات کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اس کا پیغام بھی ساتھ ہی مر جائے۔ اس پیغام کو آگے پہنچانا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ وقت آجاتا ہے جب انسانوں کے ہاتھوں یہ پیغام مکمل طور پر خراب اور آلودہ ہو جاتا ہے اور اتنا بگڑ جاتا ہے کہ پھر عالم انسانیت کے لئے اس کا کوئی فائدہ باقی نہیں رہتا۔ اس وقت تک اس پیغام کا تسلسل برقرار رکھنے اور اللہ تعالیٰ کی نیابت جاری رکھنے کے لئے ایک اور طریق کار کا وضع ہونا ناگزیر ہوتا ہے۔ چنانچہ خلیفہ کے دوسرے معنی یہ ہوئے کہ وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نمائندوں کی نمائندگی کرتا ہے اور اس طرح سے ایسے خاص افراد کا ایک سلسلہ قائم ہو جاتا ہے جو باری باری آتے ہیں اور پہلے خلیفہ یعنی رسول کی نمائندگی کرتے جاتے ہیں۔ گو وہ خود رسول نہیں ہوتے۔ وہ صرف حقیقی نمائندے ہوتے ہیں اور پہلے خلیفہ جو نبی ہوتا ہے اس کی تعلیمات کے دائرے سے باہر نہیں جاتے یہ وہ خلیفہ ہیں جو نبی کے بعد آتے اور اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی رُو سے پہلے اور اصل خلیفہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خلافت کا دوسرا سلسلہ آپؐ کی وفات کے بعد جاری ہوا جو کچھ عرصہ تک جاری رہا اور پھر اس نمائندگی سے نوع انسانی محروم ہو گئی۔ اس سے میری مراد خلافتِ راشدہ ہے اس کے بعد خلافت کی مختلف شکلیں بنتی گئیں لیکن کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا براہ راست حقیقی نمائندہ ہونے کا شرف حاصل نہ تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کا سلسلہ زمین پر آپؐ کے ایک نائب کی صورت میں دوبارہ شروع کیا جائے جو اللہ کا نبی بھی ہو۔ مگر ہو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع اور آپؐ کا امتی۔ چنانچہ ایک نیا نبی۔ مگر نئی شریعت لانے والا نہیں کامل اور مکمل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ماتحت، جو آپؐ ہی کی صورت پر آیا جو آپؐ کی محبت اور اطاعت میں کامل طور پر فنا ہونے کے نتیجہ میں آیا۔ چنانچہ ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خلافت کا یہ نیا دور دوبارہ ایک نبی کے ذریعے سے شروع ہوا۔ لیکن یہ کوئی علیحدہ نبوت نہیں بلکہ یہ نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور متابعت کا ثمرہ ہے اس کو یوں کہا جا سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ایک بار دوبارہ جاری ہوا تاکہ خلافت کا سلسلہ اس سے ایک بار پھر شروع ہو سکے۔ اور جماعت احمدیہ کی یہ خلافت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کی از سرِ نو نمائندگی ہے جو حضرت مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعے (جو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت نبی تھے) از سرِ نو جاری ہوئی ہے۔

لیکن اب ان کے بعد جو خلفاء آئیں گے اور ان میں میں بھی شامل ہوں وہ رسول نہیں ہوں گے۔ ہم جیسا کہ میں نے ابھی وضاحت کی ہے اس حقیقی خلیفہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قوت و اختیار کے محض نمائندے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی اپنی ذاتی قوت یا اختیار نہیں ہے ہم اپنا تمام اختیار اور طاقت ان پاکیزہ اور مقدس واسطوں سے حاصل کرتے ہیں۔ جنہیں براہِ راست خدا تعالیٰ سے اختیار ملا۔

میرے علم اور فہم کے مطابق خلافت احمدیہ کا یہ ہے مقام و منصب۔ کیا آپ کے سوال کا پورا جواب آگیا ہے؟ اگر اس سلسلہ میں کوئی ضمنی سوال آپ کے ذہن میں آئے تو آپ سوال پوچھ سکتے ہیں۔

(بحوالہ دی احمدیہ گزٹ امریکہ اپریل ۱۹۸۳ء صفحہ ۴، صفحہ ۵)

خلافتِ احمدیہ کی طاقت کا راز خلیفۂ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور جماعتِ احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں ہے

دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنی اصطلاح کے مطابق ہمیں جو سیادت عطا کی ہے اُسے وہ ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشادِ مبارک

"خلافتِ احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفۂ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعتِ احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی۔ خلیفۂ وقت کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی سیادت اور قیادت جماعت کو نصیب ہوگی۔ یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں۔"

"ہمیں یہ بھی دُعا کرتے رہنا چاہیئے کہ یہ سعادت جو اللہ تعالیٰ نے آج کے زمانہ میں ہمیں نصیب فرمائی کہ ہم وہ قوم ہیں جو خدا کی نمائندگی کر رہے ہیں ہم وہ قوم ہیں جو خدا کی نظر میں زندہ رکھنے کے لائق ہیں اور ہمارے مقابل پر کوئی عددی اکثریت کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی ہم اپنی اس حیثیت کو نہ بھولیں کہ یہ سرداری دراصل خدمت کے لیے عطا ہوئی ہے۔ بنی نوع انسان کی بہبود کی خاطر عطا ہوئی ہے ان پر راج کرنے کے لیے نہیں ہاں دلوں پر راج کرنے کے لیے ہے۔ دلوں کو فتح کرنے کے لیے ہے ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین رنگ میں اس اصطلاح میں۔ جس اصطلاح میں قرآن باتیں کرتا ہے ہمیں سیادت عطا فرمائے اور ہمیشہ یہ سیادت قائم اور دائم رکھے۔"

(الفضل ۵ر جولائی ۱۹۸۲ء صفحہ ۲-۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کے زندہ اور آسمانی نظام کی عدیم المثال

خصوصیات

"اب چونکہ خدا تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے مسلمانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ میں خلافت قائم کی ہے۔ اس لیے میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اور خلافت کے قیام کیلئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ رہے گی ـــــــ تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں اور تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں۔ تم وہ چٹان نہ بنو جو دریا کے رُخ کو پھیر دیتی ہے بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم وہ چینل (CHANNEL) بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گذارتی ہے۔ تم ایک ٹنل ہو جس کا کام یہ ہے کہ وہ فیضانِ الٰہی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہوا ہے اُسے آگے چلاتے چلے جاؤ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو تم ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی۔"

"المصلح الموعود"

اور جماعتِ مومنین کا دائمی عہد

محترم مولانا
دوست محمد صاحب شاہد ربوہ
مؤرخ احمدیت

تعمیر کعبہ کے مقاصد اور نظام خلافت

تاریخ کائنات کا نقطۂ آغاز منفرد شخصیت کے اعتبار سے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اور مکان کے اعتبار سے بیت اللہ شریف ہے۔ یہی وجہ ہے تعمیر کعبہ کے جملہ اغراض و مقاصد حضور کے ظہور قدسی سے وابستہ کئے گئے اور اُن کی عالمگیر تکمیل خلافت کے بابرکت آسمانی نظام کے سپرد ہوئی۔ فقط یہی وہ روحانی فلسفہ تھا جس کے پیش نظر معبرین اسلام مثلاً حضرت الشیخ عبدالغنی النابلسی رحمہ نے "تعطیر الانام" میں اور حضرت امام ابن سیرین رحمہ نے "منتخب الکلام" میں اور حضرت علامہ ابن شاہین نے "کتاب الاشارات" میں بالاتفاق لکھا ہے کہ خواب میں کعبہ شریف کی زیارت کی تعبیر خلیفۂ وقت کی ملاقات ہے۔ حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی "ازالۃ الخفا عن خلافت الخلفاء" کے مقصد اوّل میں مسندِ خلافت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

"جس طرح نبوت کسبی اور پیدائشی چیز نہیں اسی طرح پیغمبر کی خلافتِ خاصہ بھی کسبی اور پیدائشی چیز نہیں ہے (بلکہ وہبی) ارادہ الٰہی جو سات آسمانوں کے اوپر سے ہر آیت پیغمبر کو لوگوں میں جاری کرنے اور نور پیغمبر کو کامل کرنے اور اُس کے دین کو غالب کرنے اور جو وعدے پیغمبر سے ہوئے ہیں اُن کو پورا کرنے کے لئے نازل ہوتا ہے، ایک داعیہ خلیفہ کے دل میں پیدا کرتا ہے پیغمبر کے حواری جن کے دل میں دینِ پیغمبر کی مدد کرنے کا داعیہ افاضات غیبیہ کی وجہ سے جاگزیں ہو، ہزاروں ہوں، مگر یہ خلیفہ بمنزلہ دل کے ہوتا ہے اور باقی سب لوگ بمنزلہ ہاتھ پیر کے۔ سب سے پہلے داعیہ الٰہیہ کے حلول کرنے کا مقام خلیفہ کا دل ہے۔ پھر خلیفہ کے دل سے وہ داعیہ دوسروں کے دل میں اترتا ہے۔"

پھر خلافتِ خاصہ کی تعریف یہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

"خلیفہ وہ ہے جو نبی کی شریعت کو لوگوں میں جاری کرے اور اُس کے ہاتھ پر خدا کے وہ وعدے جو اُس کے نبی کے ساتھ تھے، پورے ہوں۔ (یہ وعدے) ایک ظاہری صورت رکھتے ہیں اور ایک باطنی۔ ظاہری صورت احکامِ نبی کا نافذ کرنا اور باطنی صورت ان کی وہی داعیہ قویہ ہے جو بواسطہ پیغمبر کے اس کے دل میں جاگزین ہو گیا ہے بلکہ اُس کے دل کے اندر سے جوش مارتا رہتا ہے۔ ..... یہ خلافت خاصہ بقیہ ایامِ نبوت ہے۔ یہ خلافتِ خاصہ ولایت کے اقسام میں سب سے زیادہ کمالاتِ انبیاء سے مشابہت رکھتی ہے۔"

جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام سلسلۂ انبیاء میں منفرد اور ممتاز شان کے حامل ہیں اسی طرح حضور کے طفیل قائم ہونے والا **اسلامی نظام خلافت** بھی عدیم النظیر نظام ہے جو دنیا بھر کے دوسرے ازموں اور نظاموں کے مقابل بہت سی امتیازی خصوصیات و نشانات رکھتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے ؎

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

موعود نظام

۱۔ اس نظام کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک موعود نظام ہے جس کے قیام کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرتِ مدینہ کے اُس ابتدائی دَور میں دی گئی جبکہ مدینہ کا واحد مرکز اسلام چاروں طرف سے خونخوار دشمنوں سے گھرا ہوا تھا اور صحابہ دن رات حملہ کے ڈر سے مسلح رہتے تھے۔ اور جیسا کہ "دُرِّ منثور" للسیوطیؒ میں روایت ہے کہ ایک بار کسی بزرگ صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صورت حال کب تک جاری رہے گی؟ یہ ایسی دردناک بات تھی کہ اُس نے خدا کا عرش ہلا دیا اور جنابِ الٰہی سے مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی جو آیتِ استخلاف کہلاتی ہے اور نظامِ خلافت کے روحانی ادارہ کا بنیادی قانون (CONSTITUTION) ہے۔ فرمایا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ط وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(النور : ۵۶)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے۔ وہ ان کے لیے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لیے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

یہ وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد کس شاندار طریق سے پورا ہوا وہ اپنی ذات میں عظیم معجزہ سے کم نہیں۔ ایک فرانسیسی محقق و فاضل ڈاکٹر گستاؤل بان تحریر فرماتے ہیں:-

"خلفائے راشدین یعنی حضرت ابوبکرؓ (۶۳۲ عیسوی سے ۶۳۴ عیسوی تک)۔ حضرت عمرؓ (۶۳۴ء سے ۶۴۴ء عیسوی تک) حضرت عثمانؓ (۶۴۴ عیسوی سے ۶۵۵ عیسوی تک) اور حضرت علیؓ (۶۵۵ء سے ۶۶۰ عیسوی تک) یہ سب حضرت رسالت مآب کے صحابہ تھے اور ان میں پیغمبر خدا کی سخت زندگی اور سادہ عادتیں موجود تھیں اور کسی قسم کی شانِ حکومت اُن میں نہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات کے وقت کل تین چیزیں چھوڑیں۔ ایک جوڑا کپڑے کا جو آپ پہنتے تھے۔ ایک اونٹ جس پر سوار ہوتے تھے اور ایک غلام جو آپ کی خدمت کرتا تھا۔ حین حیات وہ بیت المال سے کل ۵ درہم روزانہ اپنے اذوقہ کے لیے لیا کرتے۔ حضرت عمرؓ باوجود اس کے کہ افواج اسلام کی بیش بہا غنیمتوں میں حصہ لیں۔ محض ایک عبا کے مالک تھے۔ جس میں متعدد پیوند تھے اور آپ راتوں کو مساجد کی سیڑھیوں پر غربا کے ساتھ سو رہا کرتے تھے۔

خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہر شخص برابر سمجھا جاتا تھا اور ایک ہی قانون سب کے لیے تھا۔ حضرت علی خلیفہ چہارم خود بہ نفسِ نفیس ایک عدالت کے سامنے مدعی بن کر آئے اور ایک ایسے شخص پر دعویٰ کیا جس نے آپ کی زرہ چرائی تھی جس وقت غسان کا نصرانی بادشاہ جو مسلمان ہو گیا تھا حضرت عمرؓ سے ملنے کے لیے مکہ آیا تو حسب اتفاق ایک عرب نے نادانستہ اسے دھکا دیا۔ اس پر بادشاہ نے خفا ہو کر اُسے مارا۔ عرب کی نالش پر حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بھی بادشاہ کو مارے۔ اس پر بادشاہ نے کہا۔ "اے امیر المومنین یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک عامی شخص بادشاہ کو ہاتھ لگائے؟ خلیفہ نے جواب دیا کہ "اسلام میں نہ درجہ کی عزت ہے اور نہ ذات کی۔ ہمارے پیغمبر کی نظروں میں سب مسلمان برابر تھے اور ان کے خلفاء کی نظروں میں بھی یہی مساوات قائم رہے گی"۔

پھر لکھتے ہیں:-

"خلیفہ دوم حضرت عمرؓ ہی کا زمانہ تھا جس میں اسلام کی بڑی ملک گیریاں ہوئیں ..... حضرت عمرؓ جس قدر عمدہ منتظم تھے اسی قدر عمدہ سپہ سالار بھی تھے اور ان کا انصاف تو ضرب المثل ہے ..... فی الحقیقت مسلمانوں کی سلطنت کی ابتداء حضرت عمرؓ سے ہوئی اور جس وقت ... شہنشاہ ہرقل شام سے بھاگ کر قسطنطنیہ میں جا چھپا تو اُسے معلوم ہو گیا کہ اب دنیا کی حکومت دوسروں کے ہاتھ میں چلی گئی"۔

(تمدن عرب اردو ترجمہ صفحہ ۱۳۴-۱۳۷)

آسمانی نظام

۲- خلافتِ راشدہ کے اسلامی نظام کی دوسری بھاری خصوصیت یہ ہے کہ وہ آسمانی اور خدائی نظام ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی غیر معمولی قدرت اور تصرف خاص اور بالواسطہ الہام سے معرضِ وجود میں آتا ہے اور اگرچہ خلیفہ کا انتخاب مومنوں کے ہاتھوں ہوتا ہے مگر اس کے پسِ پردہ خدا کی قدرت کا ہاتھ کارفرما ہوتا ہے جیسا کہ "لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ" کا لفظ اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے مرض الموت کے دوران بلکہ ابتداء میں ارشاد فرمایا کہ میں ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے متعلق وصیت کر جاؤں تا کوئی اور شخص تمنائے خلافت نہ کر بیٹھے۔ مگر پھر میں نے اس خیال سے یہ ارادہ ترک کر دیا کہ مومنوں کی جماعت ان کے سوا کسی اور شخص کو خلیفہ منتخب ہی نہیں کر سکے گی اور نہ خدا ہی کسی اور شخص کی خلافت کو قائم ہونے دے گا۔ (بخاری کتاب الاحکام باب الاستخلاف مسلم باب من فضائل ابی بکر)

شیرِ خدا حضرت علی المرتضیٰ نے اپنے ایک حقیقت افروز مکتوب میں بھی اس نکتۂ معرفت کو کمال فصاحت و بلاغت سے بیان فرمایا: آپ نے امیر معاویہ کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:-

"انه بايعني القوم الذين بايعوا ابا بكر وعمر وعثمان على ما بايعوهم عليه فلم يكن للشاهد ان يختار ولا للغائب ان يرد وانما الشورى للمهاجرين والانصار فان اجتمعوا على رجل وسموه اماما كان ذلك لله رضا"

(نہج البلاغہ مترجم حصہ دوم صفحہ ۷۲۴)

فرمایا مجھ سے انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے کی تھی لہٰذا نہ تو حاضر کے لیے حق باقی رہ گیا ہے کہ بیعت میں اختیار سے کام لے اور نہ غیر حاضر کو حق ہے کہ بیعت سے روگردانی کرے۔ شوریٰ کا حق تو صرف مہاجرین و انصار کے لیے اگر انہوں نے کسی شخص کے انتخاب پر اتفاق کر لیا اور اسے امام قرار دے لیا تو خدا بھی اس کی امامت پر راضی ہو گیا۔

چونکہ خلیفہ خدا مقرر فرماتا ہے اس لیے اُسے نہ معزول کیا جا سکتا ہے نہ وہ خود ہی دستبردار ہو سکتا ہے اس امر کی واضح مثال حضرت عثمانؓ کی خدا نما شخصیت ہے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از وقت وصیت فرمائی تھی کہ:-

انه لعل الله يقمصك قميصا فان اراد وك على خلعه فلا تخلعه لهم۔

(ترمذی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۱۲ ابواب المناقب)

یعنی عثمانؓ! اللہ تعالیٰ تجھے عبائے خلافت پہنائے گا اگر منافق لوگ اس کے اتارنے کا ارادہ کریں تو اسے ہرگز نہ اتارنا حضرت عثمان نے جس سرفروشانہ رنگ میں وصیت رسول پر عمل فرمایا وہ قیامت تک یادگار رہے گا چنانچہ آپ نے اپنا مقدس خون دے دیا مگر آسمانی نظام خلافت پر آنچ نہ آنے دی۔ اور زندگی کے آخری سانس تک یہی نعرہ حق بلند فرماتے رہے کہ:-

"لا انزع قميصا البسنيه الله"

(کامل ابن اثیر جلد ۳ ص ۱۶۹)

جو قمیص خدائے عزوجل نے مجھے پہنائی ہے وہ میں کبھی نہیں اتاروں گا۔ تاریخ ملت حصہ دوم صفحہ ۲۷۵ سے یہ امر بھی ثابت ہے کہ حضرت امام حسنؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو امیر معاویہ کے خلاف جنگ سے گریز کرنے اور خلافت سے دستبرداری کا مشورہ دیا مگر خلیفہ رابع اسد اللہ الغالب حضرت علیؓ ابن ابی طالب نے پوری قوت و شجاعت کا ثبوت دیتے ہوئے یہ مشورہ پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔

وسطی نظام

۳- تیسری خصوصیت اس عظیم الشان نظام کی یہ ہے کہ یہ جمہوریت اور آمریت کی طرز کے ہر نظام سے اعلیٰ و افضل ہے اور افراط و تفریط سے پاک ایک نئے اعلیٰ طرز کا وسطی نظام ہے جس میں تاجدار خلافت مشورہ لینے کا پابند ضرور ہے مگر اس پر عمل کرنے کا پابند نہیں ہوتا وہ بنی نوع انسان کا اپنے دور میں سب سے بڑھ کر مشفق اور محب ہوتا ہے مگر عوام کے سامنے نہیں" مالک ارض و سماء کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے اور اسے ارشاد ربانی ہے کہ کسی امر کا فیصلہ اور عزم کر لینے کے بعد وہ دنیا کی کسی بڑی سے بڑی طاقت سے بھی مرعوب نہ ہو اور عواقب سے بے پرواہ ہو کر اور اپنے اس مولیٰ پر توکل کر کے نکل کھڑا ہو جو سب برکتوں اور قدرتوں کا سرچشمہ ہے۔ تاریخ اسلام کی مشہور کتاب طبری میں لکھا ہے کہ مدینہ کے سنگین ماحول کے پیش نظر صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں یہ مشورہ پیش کیا کہ جیشِ اسامہؓ کی مہم روک دی جائے۔ اور اسی رائے میں حضرت عمرؓ جیسا بہادر اور شجاع انسان بھی شامل تھا مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صاف لفظوں میں اعلان فرمایا کہ اگر کتے اور بھیڑیئے مجھے بھی کھا لیں تب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے حکم کو رد نہیں کروں گا اس کے بعد آپ نے مدینہ سے باہر جا کر خود اس لشکر کو روانہ فرمایا اور خود پیادہ پا اس کی مشایعت کی۔ امیر جیش حضرت اسامہ بن زیدؓ اونٹ پر سوار تھے اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف حضرت ابوبکرؓ کے گھوڑے کی لگام تھامے جا رہے تھے۔ حضرت اسامہؓ نے

شکور پارک ربوہ
ہاؤسنگ سکیم
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
ہر نقص سے پاک
حق شفعہ سے مبرا
مکمل ضمانت
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
شکور پارک:- جسمیں پختہ سڑکیں نالیاں، بجلی، میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔
شکور پارک:- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک، دوسری طرف محلہ ناصر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہیوال روڈ کے اندر بطرف ربوہ
رابطہ کیلئے:- پروپرائیٹر:-
فون گھر ۴۱۶ حاجی عبدالسمیع ۲۵/۱۶ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون دوکان ۶۱۴
باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرض کیا یا خلیفۃ رسول اللہ !! یا تو حضور بھی سوار ہو جائیں ورنہ میں بھی گھوڑے سے اتر جاتا ہوں۔ مگر حضور نے فرمایا یہ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں نہ تم اتر سکتے ہو اور نہ میں سوار ہوں گا۔ میں اس وقت اس لیے پیدل چل رہا ہوں تاکہ اللہ کی راہ میں کچھ دیر تک پیدل چل کر اپنے قدم خاک آلود کر لوں کیونکہ مجاہد کے ہر قدم کے عوض میں سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، سات سو درجات بڑھائے جاتے ہیں اور سات سو خطائیں معاف کی جاتی ہیں

بادشاہی اور "خدمت" کا ایسا دلکش امتزاج بھلا اسلام کے اس عدیم المثال نظام کے سوا چشمِ فلک نے کہاں دیکھا ہو گا !!!

سیدنا حضرت عمر فاروق رضؓ جن کی عظمت اور شوکت اور عدل و انصاف کو یورپین مصنف بھی خراجِ تحسین ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتے اور جن کے متعلق انہیں بھی مسلّم ہے کہ جس محنت اور خلوص اور قربانی سے آپ نے اپنی رعایا کی خدمت کی اس کی مثال دنیا کے پردہ پر کسی حکمران میں نظر نہیں آتی۔ بایں ہمہ آپ کے تقویٰ اور خشیت کا یہ عالم تھا کہ وفات کے قریب جب ایک ظالم شخص نے آپ پر نادانی اور جہالت سے خنجر کے ساتھ وار کیا اور آپ کو یقین ہو گیا کہ اب آپ کی واپسی کا وقت آن پہنچا ہے تو آپ بسترِ مرگ پر ماہیٔ بے آب کی طرح نہایت کرب و اضطراب سے تڑپتے تھے اور بار بار کہتے تھے اللّٰھم لا علیّ ولا لی۔

اللّٰھم لا علی ولا لی۔

اے خدا تو نے مجھ کو ایک امانت سپرد فرمائی تھی۔ میں نہیں جانتا کہ میں نے اس کا حق ادا بھی کیا ہے یا نہیں اب میری موت کا وقت قریب ہے اور میں دنیا کو چھوڑ کر تیرے پاس آنے والا ہوں اے میرے رب میں تجھ سے اپنی خدمات کے بدلے میں کسی قسم کے اجر کا طالب نہیں، نہ کسی انعام کا مستحق نہ خواہشمند ہوں بلکہ اے میرے رب میں تجھ سے صرف یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر کے مجھے معاف فرما دے اور اگر اس ذمہ داری کی ادائیگی میں مجھ سے کوئی غفلت ہوئی ہے تو محض اپنے فضل سے درگزر فرما۔

اعجازی نظام

۴۔ خلافتِ راشدہ کی چوتھی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائیدات اور قدم قدم پر نصرتیں اس نظام کے شاملِ حال رہتی ہیں خلفاء ہی کے ہاتھوں دین کو فروغ ملتا ہے ان کی قوتِ قدسیہ اور دعائیں اور توجہات کی برکت سے ناممکن امور ممکن ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے وجود مقدس سے قبولیتِ دعا کے ایسے ایسے نشانات کا ظہور ہوتا ہے کہ اپنے اور بیگانے ورطۂ حیرت میں پڑ جاتے ہیں۔ اس طرح جماعت مومنین کو اس لیے خدا نما وجود کی قیادت اور سیادت میسّر آتی ہے جس کی کشتی قوتیں زمانے میں سب سے بڑی ہوتی ہیں جسے عصمت صغریٰ کا تاج پہنایا جاتا ہے جس کو ابتلاؤں اور کامیابیوں کے بارہ میں قبل از وقت ربِّ کریم اطلاع دیتا ہے اور مخالف حالات کے باوجود ان الہامی خبروں کے وقوع پذیر ہونے کا غیب سے سامان پیدا کیا جاتا ہے۔ تاریخِ اسلام ان سب واقعات سے بھری پڑی ہے۔

مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جب حضرت خالد بن ولید کو عراق کی مہم کا سالارِ اعلیٰ مقرر کر کے بھیجا تو ایک مفصل خط میں انہیں آیتِ استخلاف کی روشنی میں یہ خوشخبری سنائی کہ خدا تعالیٰ نے نظامِ خلافت کے ذریعہ دین کی تمکنت کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ کبھی نہیں ملے گا۔

(فتوحات الشام ازدی بصری ص۴۵-۴۶)

چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا۔

حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عمر واقدی رحمۃ اللہ نے "فتوح الشام" میں یہ ایمان پرور واقعہ درج کیا ہے کہ جس شب حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے انتقال فرمایا اسی رات کو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف زہری رضؓ نے خواب دیکھا کہ گویا میں دمشق کو دیکھ رہا ہوں مسلمان اس کے چاروں طرف ہیں ان کی تکبیروں کی آوازیں میرے کانوں میں آ رہی ہیں اور جس وقت مسلمانوں نے تکبیروں کے نعرے لگا کر حملہ کیا تو میں نے دیکھا کہ قلعہ اور شہر پناہ کی دیواریں زمین میں دھنس گئیں اور ان کا نشان تک کہیں دکھائی نہیں دیتا حضرت خالد بن ولید پوری قوت و شوکت سے داخل ہوئے اور آپ کے سامنے جو آگ روشن تھی وہ بجھ گئی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے صبح کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عین اس وقت یہ خواب سنایا جبکہ آپ سے بیعت کی جا رہی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ خواب سنتے ہی فرمایا تمہیں مبارک ہو دمشق اسی رات فتح ہو چکا چنانچہ چند روز بعد حضرت عقبہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمشق سے فتح اور خوشخبری کا خط لے کر مدینہ طیبہ میں پہنچ گئے اور وہ خط آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا آپ نے اسے پڑھ کر جمعہ کے وقت تک مخفی رکھا خطبہ اور نماز کے بعد منبر پر رونق افروز ہوئے اور فتح دمشق کا خط پڑھ کر سنایا جسے سنتے ہی مسجد تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھی۔

حضرت عمر فاروق رضؓ منتظر تھے کہ مصر کب اسلام کی عملداری میں آتا ہے۔ مسلمان فوج حضرت عمرو بن العاص رضؓ کی قیادت میں دو سال سے نبرد آزما تھی۔ مگر سب سے بڑی مصیبت اسکندریہ کے اردگرد بنے ہوئے بے شمار قلعے تھے جو تہہ بہ تہہ تھے جن پر سنگبار مشینیں نصب تھیں۔ اور مسلمان فوجیں ان کی زد میں تھیں۔ بنابریں اسلامی فوج کی پیش قدمی رکی ہوئی تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضؓ نے فوج کے کمانڈر انچیف حضرت عمرو بن العاص رضؓ کو فوری طور پر فوجی کارروائی کرنے کا حکم دیا اور لکھا کہ میں نے تمہاری مدد کو چار بہادر بھیجے ہیں اور تمہیں مطلع کر دیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک ہزار مردوں کے برابر ہے۔ فوج کو حکم دو کہ تن واحد کی طرح دشمن پر ٹوٹ پڑیں۔ یہ حملہ جمعہ کے دن زوالِ آفتاب کے وقت ہو کیونکہ اس وقت خدا کی رحمت نازل ہوتی اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس وقت لوگ خدا کے سامنے گڑگڑائیں اور اس سے فتح کے لیے دعا مانگیں۔ اس شاہی فرمان کے بعد اسلامی فوج نے اس بے جگری سے حملہ کیا کہ بالآخر مصری فوج ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو گئی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ عراق اور فارس کے محاذ پر دادِ شجاعت دے رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ایک شاہی فرمان کے ذریعے حکم دیا کہ اپنی فوجوں کے ساتھ قادسیہ کی طرف بڑھتے چلو اور اگرچہ تم ایک ایسی قوم سے لڑنے جا رہے ہو جو تعداد میں تم سے بہت زیادہ ہے۔ جس کے ہتھیار تم سے بہتر ہیں اور جو بڑی بہادر قوم ہے اور تم ایسے ملک میں داخل ہو رہے ہو جہاں دریاؤں نہروں اور اندھیری راتوں کی وجہ سے نقل و حرکت دشوار ہے مگر یاد رکھو مجھے القاء ہوا ہے کہ تم فارس فتح کر لو گے اور سربلند رہو گے۔ اس حکمنامہ کے چند ماہ کے بعد قادسیہ میں وہ فیصلہ کن جنگ ہوئی جس نے ساسانی قصرِ حکومت کی بنیادیں ہلا دیں۔ اور اسلام کا جھنڈا ایران اور عراق دونوں پر پوری شان سے لہرانے لگا۔

مجدد اسلام حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحؒ نے "تاریخ الخلفاء" میں حضرت فاروقِ اعظم رضؓ کے عہد مبارک کی بہت سی کرامات درج کی ہیں جن کے مطالعہ سے روح تازہ اور ایمان زندہ ہو جاتا ہے مثلاً

اوّل: حضرت عمر رضؓ نے ایک بار مدینہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تین بار بلند آواز سے فرمایا "یا ساریۃ الجبل" اے ساریہ پہاڑ کی طرف (ساریہ کمانڈر تھے جو ایک معرکہ جنگ میں ہزاروں میل دور اسلامی سپاہ کے ساتھ دشمنان اسلام کے خلاف لڑ رہے تھے) آپ کی زبان سے یہ الفاظ سن کر لوگ اس درجہ پریشان خاطر ہوئے کہ وہ سمجھے کہ آپ کو معاذ اللہ جنون ہو گیا ہے۔ بعد میں جب لوگوں نے استفسار کیا تو حضور نے بتایا کہ میری آنکھوں کے سامنے میدان جنگ کا نقشہ دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ مشرک فوج پہاڑ کی جانب سے مسلمانوں پر بھرپور حملہ کرنے کے لیے تیار کھڑی ہے اگر مسلمان ادھر کا رخ کر لیں تو ایک ایک کو چن کر مار دیں گے چنانچہ میری زبان سے وہ الفاظ نکلے جو تم نے سنے ہیں۔ تھوڑے دنوں بعد ساریہ کا ایک قاصد بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ امیر المومنین ایک مرتبہ ہمیں شکست ہو رہی تھی کہ اس موقع پر ہم نے یہ جلالی آواز تین مرتبہ سنی "اے ساریہ پہاڑ کی طرف"

موٹرز فون ۴۰۴۴۵
احمد
آٹوموبائل انجینئرز
- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
- گاڑیوں کی اطمینان بخش اوور ہالنگ، ڈنٹنگ پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

جدید فیشن کے مطابق سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶
رہائش ۴۱۸۶۴۵
• ۱۱۱ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
• ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
• ۱۰ شادمان کالونی لاہور
پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
شیخ صاحب سے ملیں
ہمارے ہاں دیار، کیل، پڑتل، چیڑ بازار سے بارعایت نیز چھتوں کے لئے کیکر کے بالے اور آرڈر پر دروازے کھڑکیاں الماریاں ماہر کاریگروں سے تیار کروا کر مہیا کئے جاتے ہیں
آپکے آرڈر کے منتظر
شیخ ممتاز رسول ٹمبر ورکس فیکٹری ایریا نزد ٹاچکی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ ہم نے پہاڑ کی طرف رُخ کر لیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے دشمنوں کو شکست دی جس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو۔

دوم:۔ حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ کسی شخص سے حضرت عمرؓ نے نام پوچھا اُس نے نہایت گستاخی سے جواب دیا چنگاری، پھر اس کے باپ کا نام دریافت کیا۔ اُس نے کہا شعلہ، پھر پوچھا کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ کہا آگ سے۔ پھر پوچھا رہتے کہاں ہو۔ کہا گرمی میں؟ اس سے دریافت کیا یہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا کہ بھڑکنے والی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ برحق کو کشفاً دکھایا کہ اس شخص کا گھر جل رہا ہے چنانچہ آپ نے یہ تمام جوابات کمال صبر و تحمل اور حلم اور بردباری سے سُننے کے بعد فرمایا جاؤ اپنے اہل و عیال کی خبر لو وہ جل رہے ہیں وہ شخص فوراً گھر لوٹا تو دیکھا کہ واقعی ہر طرف آگ لگی ہوئی ہے اور اس کے اہل و عیال جل رہے ہیں۔

سوم:۔ مصریوں کی قدیم رسم تھی کہ وہ دریائے نیل کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال ایک دوشیزہ کو اس کے والدین کی رضامندی کے ساتھ بیش قیمت کپڑے اور عمدہ زیور پہنا کر اور خوب بناؤ سنگھار کر کے دریائے نیل میں ڈال دیتے تھے۔ حضرت عمرؓ و بن عاص فاتح مصر نے اس رسم کو خلاف اسلام قرار دے کر اس کی ممانعت فرما دی اور دریا تقریباً سوکھ گیا اور باشندگانِ مصر ترک وطن پر مجبور ہو گئے حضرت عمرؓ خلیفۂ ثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جب اطلاع پہنچی تو آپ نے دریائے نیل کے نام یہ رقعہ لکھا کہ "حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ اگر تو اپنے اختیار و قوت سے بہتا ہے تو ہرگز جاری نہ ہو اور اگر اللہ تعالیٰ تیری روانی اور بہاؤ کو جاری کرتا ہے تو میں خدائے واحد و قہار کی درگاہ میں دستِ سوال دراز کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے اور تو رواں ہو جائے گا حضرت عمرؓ کے حکم پر گورنر مصر نے آپ کا یہ نامہ مبارک دریائے نیل میں ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے

اس میں یکایک پانی آگیا جو اب تک جاری اور ساری ہے

خلافت کے آسمانی نظام ہی کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے فیصلوں میں بھی برکت ڈالی اور آپ کے خادموں اور چاکروں کی زبان پر حق و حکمت کے چشمے جاری کئے۔ بطور مثال ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔ کوفہ والے بڑی شرارت کرتے تھے۔ جس گورنر کو وہاں بھیجا جاتا۔ وہ چند روز کے بعد اس کی شکائتیں کر کے اس کو واپس کروا دیتے۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے جب تک حکومت میں فرق نہ آئے ان کی مانتے جاؤ۔ آخر جب اُن کی شرارتیں حد سے گزرنے لگیں تو حضرت عمرؓ نے ایک گورنر جن کا نام غالباً حضرت ابن ابی لیلیٰ تھا اور جن کی عمر ۱۹ برس کی تھی۔ کوفہ میں بھیجا۔ جس وقت یہ وہاں پہنچے تو وہ لوگ لگے چہ میگوئیاں کرنے کہ عمرؓ کی عقل (نعوذ باللہ) ماری گئی جو ایک لڑکے کو گورنر کر دیا اور انہوں نے تجویز کی کہ گربہ کشتن روز اوّل۔ پہلے ہی دن اس گورنر کو ڈانٹنا چاہیئے اور انہوں نے مشورہ کر کے یہ تجویز کی کہ پہلے ہی دن اس سے اس کی عمر پوچھی جائے۔ جب دربار ہوا تو ایک شخص بڑی متین شکل بنا کر آگے بڑھا اور بڑھ کر کہا کہ حضرت آپ کی عمر کیا ہے؟

اہلِ کوفہ والے انہیں صرف گورنر خیال کئے ہوئے تھے حالانکہ اگر وہ بصیرت کی آنکھ سے دیکھتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ وہ صرف گورنر نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ دوم کے گورنر ہیں۔

بہرحال حضرت ابن ابی لیلیٰ نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کے لشکر پہ اسامہؓ کو افسر بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا تو جو اس وقت ان کی عمر تھی اس سے میں دو سال بڑا ہوں (حضرت اسامہؓ کی عمر اس وقت سترہ سال کی تھی اور بڑے بڑے صحابہ ان کے ماتحت کئے گئے تھے) کوفہ والوں نے جب یہ جواب سُنا تو خاموش ہو گئے اور کہا کہ اس کے زمانہ میں شور نہ کرنا اور یہ

سب برکت خلیفہ برحق کی دعا اور توجہ کے طفیل تھی۔

(منصبِ خلافت و تقریر ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء صفحہ ۴۴-۴۵)

زندہ نظام

خلافتِ راشدہ کی پانچویں عظیم الشان خصوصیت یہ ہے کہ یہ بابرکت نظام ایک زندہ اور دائمی نظام ہے جو اوّلین میں بھی قائم ہوا اور خدا تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے مطابق آخرین میں بھی ہزاروں برکتوں اور رحمتوں کے ساتھ اب بھی جاری ہے اور جیسا کہ امتِ مسلمہ کے بعض بزرگوں کو بھی بتایا گیا کہ یہ مبارک نظام مہدی امت کے ظہور کے بعد ہزار سال تک جاری اور ساری رہے گا (بحار الانوار جلد ۱۳ از حضرت علامہ باقر مجلسیؒ)

غیر مسلم اور بد مذہب قوموں نے اپنے دانش وروں اور فلاسفروں اور مفکروں کی محدود عقلوں پہ انحصار کر کے ہر زمانہ میں نئے سے نئے نظام اختراع کئے اور کچھ وقت تک غلغلہ بھی بلند رہا مگر وہ بہت ہی جلد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے اور اب اُن کا نام و نشان بھی نہیں ملتا اور اب وہ ایک قصۂ پارینہ بن چکے ہیں جو تاریخ کے اوراق کی زینت ہیں مگر اسلام کا نظامِ خلافت خدائی وعدوں کے مطابق اب بھی زندہ و تابندہ ہے اور تمکنتِ دین، نصرتِ خداوندی اور قبولیتِ دعا کے نشانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہر چشمِ بینا کو صاف دکھائی دے رہا ہے اور خلافت کے شیریں پھل اس بات کا واضح ثبوت مہیا کر رہے ہیں کہ اسلامی خلافت کی حیثیت ایک فلسفے کی نہیں بلکہ ایک زندہ اور تابندہ صداقت کی ہے جو سائنس کی تمام بنیادی صداقتوں سے بڑھ کر روشن ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے وصالِ مبارک (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) کے وقت تحریکِ احمدیت کتنی بڑی قیامت سے دوچار ہوئی تاریخ احمدیت (جلد ۴ صفحہ ۲۱۳ تا ۲۱۷) میں اُس منظم یورش کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے جو اس المناک حادثہ پر مخالفینِ احمدیت کی طرف سے کی گئی تھیں۔ حضور کا فرضی جنازہ بنایا گیا اور لاہور کے بازاروں میں نہایت فحش اور گندے الفاظ میں آپ کی نوحہ خوانی کی گئی احمدیوں کے ارتداد کی افواہیں پھیلائی گئیں نام نہاد اسلامی انجمنوں اور ان کے رہنماؤں نے جشنِ عید منایا۔ ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیں اور اس خوشی میں تمغے تقسیم کئے مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اخبار "وکیل" ۱۳۔ جون ۱۹۰۸ میں لکھا:۔

ہم سے کوئی پوچھے، تو ہم خدا لگتی
کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے
ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر
میں نہیں، کسی جلتے تنور میں
جھونک دیں اسی پر بس نہیں
بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم
مؤرخ، تاریخ ہند یا تاریخ اسلام
میں اُن کا نام تک نہ لے۔

اُس زمانہ میں عشاقِ احمدیت کی تعداد چند لاکھ سے زیادہ نہیں تھی اور نہ کوئی بیرونی مشن قائم تھا اور دنیائے احمدیت ایک زبردست زلزلہ سے دوچار تھی اور عیسائی آریہ سماجی سناتن دھرمی وغیرہ اسلام کے سب دشمنوں کو یقین کامل تھا کہ تبلیغ اسلام اور اشاعتِ اسلام اور اشاعتِ قرآن کا یہ مختصر قافلہ عنقریب مٹ جائے گا اور وہ قلعۂ محمدی پر دوبارہ اس بے خوفی کے ساتھ حملہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے کہ اسلام کی مدافعانہ قوت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ عین اس قیامت خیز اور روح فرسا ماحول میں سچے وعدوں والے خدا نے اپنی قدرت کا پُر شوکت ہاتھ دکھایا اور ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حدیثِ نبوی "ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ" کے عین مطابق نظامِ خلافت کا قیام عمل میں آیا اور سب سے پہلے حضرت حاجی الحرمین مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ بھیروی کو کھڑا کر دیا۔ بعد ازاں آپ کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ المصلح الموعود اور بعد ازاں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور اب ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ اس روحانی مقام و منصب پر فائز ہیں۔ دنیا بدل چکی ہے کجا وہ زمانہ کہ جماعت احمدیہ کا کوئی بیرونی مشن موجود نہیں تھا اور برصغیر کے چند لاکھ احمدی بھی غیروں کے زغہ میں آ گئے تھے اور کجا خدائی نصرتوں اور عظمتوں کا یہ عظیم الشان نظارہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ چند لاکھ کی جماعت اللہ کے فضل سے ساری دُنیا میں پھیل چکی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ سُورج آج دُنیائے احمدیت پر غروب نہیں ہوتا۔ اسلامی مشنوں اسلامی لٹریچر اور مساجد کا ایک جال ساری دنیا میں بچھ گیا ہے اور بیگانوں کو بھی یہ تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہے کہ تمکنتِ دین کا جو نشان خلافت سے وابستہ کیا گیا تھا۔ آج ساری دنیا میں پوری شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اس سلسلہ میں دو ایک اہم شہادتوں کا ذکر کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

پاکستان کے ایک مشہور صحافی ڈاکٹر عبدالسلام خورشید جماعت احمدیہ کے خلاف قلم اُٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ہم نے گذشتہ نصف صدی میں
احمدیوں کی مخالفت میں محض
جلسوں، جلوسوں اور مظاہروں
اور کانفرنسوں اور تقریروں سے

خوبصورت اور مضبوط دانت
- جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔
شریف ڈینٹل کلینک
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳
نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے
شبیر آپٹیکل سروس

جرمن ادویات سے تیار کردہ "پیور بے بی ٹانک"
سے سوکھے، پتلے، دُبلے اور پیلے بچے صحتمند توانا اور ہنس مکھ بن جاتے ہیں
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ
قیمت ۱۲/-

پھول مصالحے
چٹنی پاؤڈر
قریبی دکانداروں سے یا براہ راست ہم سے طلب کریں
ڈسٹری بیوٹر:- اقبال ٹریڈرز احمد مارکیٹ گول بازار ربوہ فون ۴۱۲

دماغی اور جلدی
امراض کے علاج اور مشورہ کے لیے: حکیم قاضی نذر محمد
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ
(حافظ آباد) گوجرانوالہ

آنکھوں کی ہر بیماری کے لیے مفید ہے
سُرمہ طفیل
نظر کو تیز کرتا ہے
کورس تین شیشی
سفید موتیا کا علاج۔
-/11 روپے
دھند، جالا۔ ککرے، آنکھوں سے پانی بہنا، پھولا، ناخونہ، بیلان
نوٹ:- سفید موتیا کیلئے سرمہ طفیل کیساتھ سپیشل گولیاں ضروری ہیں
قیمت فی گولی ۱۵ پیسے
عرق نور
پرانی قبض، معدہ جگر کے لیے مفید تازہ خون پیدا کرتا ہے کھانا ہضم کرتا ہے۔
-/20 روپے
حب بواسیر
خونی و بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔
بیماری کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔
قیمت ۸۴ گولی -/28 روپے
پیٹرولیکوریا
اندرونی تمام تکالیف کی واحد دوا۔ نہایت خوشذائقہ اور خوشبودار۔
بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام ہے۔
حکیم محمد طفیل سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چوبی جمرود
H-14597 حال معرفت کوٹھی کلاتھ ہاؤس باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہو چکا ہے:
زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
جانشین و فرزند
حضرت حکیم نظام جان
خدمت کی راہوں پہ رواں دواں: دیرینہ خادم
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود ربوہ فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷
چوک داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

فون آفس:- ۲۷۹۴۶
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
فون آفس:- ۲۲۴۸۳
مقبول روڈ۔ فیصل آباد
امپورٹر - ایکسپورٹر
لون۔ وائل۔ پردہ کلاتھ۔ پالین
جاذب نظر۔ دیدہ زیب
ہر گھر کی پسند
آفس:-
مندرگلی۔ ریل بازار فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام لیا لیکن احمدیوں نے خاموشی کے ساتھ پاؤں پھیلا لئے۔ اس وقت دنیا کے اکتیس ۳۱ ملکوں میں انہوں نے پچاس سے زیادہ احمدیہ مشن قائم کر رکھے ہیں ان کے زیر اہتمام تین سو چوالیس مسجدیں تعمیر ہوئیں۔ گھانا میں ایک سو اکسٹھ ۱۶۱ انڈونیشیا میں ساٹھ ۶۰، سیرالیون میں چالیس ۴۰، نائیجریا میں چالیس ۴۰ اور مشرقی افریقہ میں بیس ۲۰، برطانیہ، امریکہ، جرمنی، ڈنمارک، ہالینڈ وغیرہ میں بھی ان کی مساجد موجود ہیں انگریزی جرمن اور دوسری زبانوں میں سولہ رسالے جاری ہیں بہت سی زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم چھاپے جا چکے ہیں اور بانی سلسلہ اور دوسرے نمایاں افراد کی کتابیں بھی مختلف زبانوں میں طبع ہو کر دنیا بھر میں فروخت ہو رہی ہیں چونکہ عامۃ المسلمین نے ایسی کوئی منظم کوشش نہیں کی اس لئے بیرونی دنیا کے بیشتر ممالک میں اسلام کی وہی تاویل چالو ہے جو احمدی کرتے ہیں اور بعض افریقی ممالک میں تو احمدیت ہی کو اصل اسلام کا مظہر سمجھا جا رہا ہے ..... اس میں قصور کس کا ہے؟ ظاہر ہے، ہمارا قصور ہے آخر ہمیں تبلیغ سے کس نے روکا تھا۔ دوسری زبانوں میں اسلام کی نشر و اشاعت میں کون حائل رہا ہے؟ کیا پچھلی نصف صدی کے دوران میں ہم نے کبھی سوچا کہ دنیا کے سامنے اسلام کو اس کی اصل اور منزہ صورت میں پیش کریں؟ کیا ہم مالی اعتبار سے احمدیوں کے مقابلے میں پسماندہ ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ ہم میں ہنگامی جذبہ تو پیدا ہو جاتا ہے لیکن وہ جذبہ پیدا نہیں ہوتا جسے استقلال حاصل ہو ہم جان تو دے سکتے ہیں لیکن مسلسل ریاض کے قابل نہیں ہیں اور ہماری دینی قیادت بھی جم کر اور وسیع نقطۂ نگاہ سے اور لمبے عرصے کے تقاضوں کے مطابق ٹھوس کام کے ناقابل نظر آتی ہے پس یہ وقت صرف دوسروں پر اعتراض کا نہیں اپنے ضمیر کے اندر جھانکنے اور اس کا محاسبہ کرنے کا وقت ہے۔

(مشرق سنڈے ایڈیشن مؤرخہ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء صفحہ)

فیصل آباد کے مشہور صحافی اور عالم دین مولانا عبدالرحیم صاحب اشرف تحریر فرماتے ہیں:-

"اسلام کی اصل طاقت یہی داعیانہ طاقت ہے۔ اسلام کی تاریخ بتاتی ہے کہ اس نے عرب میں ایک حقیر ابتداء سے آغاز کر کے سو برس سے بھی کم عرصہ میں تین براعظموں ایشیا افریقہ اور یورپ میں اپنی سیادت کا سکہ جما دیا تھا۔ یہ معجزہ کیونکر رونما ہوا اس کا واحد جواب یہ ہے کہ داعیانہ طاقت کے ذریعہ، اسلام اپنی نظریاتی صداقت اور داعیانہ سپرٹ کے ذریعہ ابھرا اور سارے عالم میں پھیلتا چلا گیا۔

ہم "ختم نبوت" کے لئے ایجی ٹیشن کرتے ہیں اور دوسروں سے لڑتے ہیں مگر ہم سے بہت کم لوگ اس حقیقت کا احساس کرتے ہیں کہ ختم نبوت گویا اس بات کا اعلان ہے کہ دعوت و تبلیغ کی طاقت اب ہمیشہ کے لئے امت مسلمہ کا حصہ بن چکی ہے دوسرا کوئی گروہ اگر دعوتی فتوحات حاصل کر رہا ہو تو وہ صرف اس لئے ہوگا کہ ہم نے اس میدان کو چھوڑ دیا.... مسلمان اگرچہ آج پچاس کروڑ کی تعداد میں کرۂ ارض پر آباد ہیں مگر جدید دنیا میں انہیں داعیانہ مقام حاصل نہیں ہے ..... حتیٰ کہ قادیانی جن کو ہمارے علماء متفقہ طور پر کافر قرار دے چکے ہیں، ان کا عالم یہ ہے کہ مغربی دنیا میں "اسلامی مبلغ" کا مقام انہیں حاصل ہے اور جب کوئی عالمی کانفرنس مذاہب کے بارہ میں ہوتی ہے تو اسلام کی نمائندگی کیلئے قادیانیوں کو بلایا جاتا ہے۔

کیسی عجیب بات ہے کہ جو داعی تھے وہ مدعو بنے ہوئے ہیں اور جنہیں صرف مدعو بننا تھا وہ داعی کے مقام پر سرفراز ہیں"

(ہفت روزہ "المنبر" فیصل آباد ۲ جون ۱۹۸۳ء صفحہ ۱)

"جہاں تک جماعت احمدیہ کے مالیاتی استحکام کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے نظام خلافت کی برکت سے اس کو حیرت انگیز ترقی اور استحکام بخشا ہے اور ہر آنے والا دن جہاں اس کی تعداد میں ترقی کا موجب بن رہا ہے۔ وہاں اس کے مالی وسائل اور ذرائع کی ترقی اور وسعت اور کثرت کی نوید بھی سنا رہا ہے اور وہ وقت دور نہیں جبکہ دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے سب سے زیادہ دولت خدا کے انہی درویش بندوں کو خلافت خدا کی برکت سے عطا ہونے والی ہے جنہیں دنیا کے فرزانے کاسۂ گدائی تھمانے کی سازشیں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مرتبہ فرمایا:-

"ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پچاس روپوں کے لئے بھی فکر ہوتا تھا کہ وہ کہاں سے آئیں گے اور یا اب یہ حالت ہے کہ سندھ میں میری اور سلسلہ کی جو زمینیں ہیں ان پر تین ہزار روپیہ ماہوار تک تنخواہوں کا ہی دینا پڑتا ہے۔ گویا کجا تو یہ حالت تھی کہ پندرہ سو روپیہ ماہوار کا خرچ ساری جماعت کے لئے بوجھ سمجھا جاتا تھا اور پچاس روپیہ کی ضرورت کو اتنا شدید سمجھا جاتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے خاص طور پر علیحدگی میں دعا کرنا ضروری سمجھا اور کجا یہ حالت ہے کہ اسی شخص کا بیٹا سینکڑوں روپیہ ماہوار اپنے کارکنوں کو تنخواہیں دیتا ہے اور انجمن کے افسروں کو ملا کر وہ رقم ہزاروں روپیہ کی بن جاتی ہے اور ربوہ کے دفتروں کو ملا کر کوئی نو سے ہزار ماہوار کی رقم بن جاتی ہے

یہ کتنا عظیم الشان فرق ہے جو ہر شخص کو دکھائی دے سکتا ہے۔ مگر ابھی کیا ہے ابھی تو صرف ہزاروں روپیہ خرچ ہو رہا ہے۔ پھر کوئی وقت ایسا آئے گا کہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا تین تین ارب کا بجٹ ہوگا پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کا تین تین کھرب کا بجٹ ہوگا یعنی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا سالانہ بجٹ ۲ کھرب کا ہوگا پھر یہ

احباب اِک نظر اِدھر بھی

میری تصویر تو میرے دادا جان کے

دواخانہ حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک ربوہ پر ہی نظر آئے گی

حکیم انوار احمد جان ابن

حکیم نظام جان چوک گنبد گھر گوجرانوالہ

فون ۷۳۹۹۷ ؛ پوسٹ بکس ۲۲۲

fly the British way
We'll take more care of you.
INFORMATION OFFICE
British airways
PHONE : 493
AL-MAHMUD
AQSA ROAD, RABWAH.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجٹ پدم پر جا پہنچے گا کیونکہ دنیا کی ساری دولت احمدیت کے قدموں میں جمع ہو جائیگی"

(الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء صـ۲)

رُوحانی نظام

خلافت راشدہ کی آخری اور چھٹی نہایت اہم خصوصیت راقم الحروف یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ یہ ایک خالص روحانی نظام ہے جس کے لئے بنیادی طور پر حکومت اور سیاست ہرگز لازم نہیں چنانچہ مؤرخ اسلام "علامہ ابن خلدون" لکھتے ہیں۔

"ان الخلافة قد وجدت بدون الملك اولاً ثم التبست معا بينهما واختلطت ثم انفرد الملك"

(مقدمہ صـ۱۷۴)

کہ پہلے کئی مرتبہ خلافت بادشاہی کے بغیر وقوع پذیر ہوئی اور کئی مرتبہ حکومت اور خلافت یکجا پائی گئیں اور پھر بادشاہت منفرد طور پر پائی گئی۔

پس خلافتِ اسلامیہ خالص روحانی نظام ہے جو "لا شرقية ولا غربية" کا مصداق ہونے کے اعتبار سے علاقائی، ملکی بلکہ بین الاقوامی سیاسیات سے بھی بالا ہے۔

چنانچہ حضرت مصلح موعود خلافتِ راشدہ کی اس عدیم النظیر امتیازی شان پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ سیاسیات سے بالا ہوتا ہے اس لئے اس کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ ایک باپ کی حیثیت رکھتا ہے اس کے لئے کسی پارٹی میں شامل ہونا یا اس کی طرف مائل ہونا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل یعنی جب ایسے شخص کا انتخاب ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ کامل انصاف سے فیصلہ کرے کسی ایک طرف خواہ وہ شخصی ہو یا قومی ہو، نہ جھکے۔"

("الفرقان" خلافتِ راشدہ نمبر جولائی ۱۹۵۸ء صـ۳)

یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ مقامِ خلافت کی روحانی شان کا تقاضا تھا کہ خود خلفاء کے ذریعہ موجود دنیا اس حقیقت پر قائم ہو جائے سو الحمد للہ، حضرت مصلح موعود نے بار بار اپنے عہدِ خلافت میں اسلامی نظام کی اس خصوصیت کو مختلف پیرایوں میں اُجاگر کیا اور نہایت واضح اور کھلے اور واشگاف لفظوں میں اعلان فرمایا کہ خلافتِ احمدیہ چونکہ جمالی رنگ رکھتی ہے اور صفِ احمدیت کی حامل ہے اس لئے وہ اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ کے بعد بھی عالمی سیاست سے بالکل الگ رہے گی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

۱:۔ "خلیفہ اپنے پیش رو کے کام کی نگرانی کے لئے ہوتا ہے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ملک و دین دونوں کی حفاظت پر مامور تھے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دینی و دنیاوی دونوں بادشاہتیں دی تھیں۔

لیکن مسیح موعودؑ جس کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جمالی ظہور ہوا صرف دینی بادشاہ تھا۔ اس لئے اس کے خلفاء بھی اسی طرز کے ہوں گے۔"

(مضمون بعنوان "کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" ضمیمہ الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۴ء)

۲:۔ "اس زمانہ میں بدقسمتی سے بعض لوگوں نے خلافت سے اختلاف کیا ہے ان کا خیال ہے کہ خلافت کا سلسلہ حکومت سے تعلق رکھتا ہے حالانکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے جتنا زور دیا ہے مذہب پر ہی دیا ہے ..... **اصل اور سچی بات یہی ہے کہ خلافت جو روحانی ترقیات کا عظیم الشان ذریعہ ہے اسی کا یہاں ذکر ہے سلطنت کا نہیں ہے۔"**

(درس فرمودہ یکم مارچ ۱۹۲۱ء)

۳:۔ **"چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے صرف رُوحانی خلافت دیکر بھیجا تھا۔ اس لئے آئندہ جہاں تک ہو سکے آپکی خلافت اُس وقت بھی جبکہ بادشاہتیں اس مذہب میں داخل ہوں گی، سیاسیات سے بالا رہنا چاہتی ہے.... (وہ) خود مذہبی، اخلاقی، تمدنی اور علمی ترقی اور اصلاح کی طرف متوجہ رہے گی تاکہ پچھلے زمانہ کی طرح اس کی توجہ کو سیاست ہی اپنی طرف کھینچ نہ لے اور دین و اخلاق کے اہم امور بالکل نظر انداز نہ ہو جائیں"**

("احمدیت یعنی حقیقی اسلام" طبع اول صـ۲۰۶)

صحابہ اور اطاعتِ خلفاء:۔

خلافتِ راشدہ کی بطور نمونہ چھ خصوصیات کا تذکرہ کرنے کے بعد اس پہلو کی طرف توجہ دلانا بھی ازبس ضروری ہے کہ اس بابرکت نظام کا قیام چونکہ سب سے قبل عہدِ صحابہ میں عمل میں آیا اور اُن کی آنکھوں نے اس مجیر العقول منصب کی بے شمار برکات کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اس لئے خلفاء کی اطاعت میں انہوں نے ایک بے مثال نمونہ قائم کیا جو قیامت تک ہر نسل کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے گا۔

چنانچہ تاریخ اسلام سے معلوم ہوتا ہے صحابہ کرام کی گردنیں خلفاء کے سامنے جھک جاتی تھیں، صحابہ کرام کے لئے روایت حدیث سے زیادہ محبوب اور واجب العمل کوئی کام نہ تھا تاہم جب حضرت عمارؓ نے حضرت عمرؓ کے سامنے ایک حدیث بیان کی اور انہوں نے اس پر ٹوک دیا تو کمال اطاعت گزاری کے لہجے میں بولے کہ:۔

"اے امیر المومنین اگر آپ فرمائیں تو میں کبھی اس حدیث کو روایت نہ کروں۔"

(ابو داؤد کتاب الطہارۃ باب القیم)

ایک بار حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حج کے متعلق لوگوں کو فتویٰ دیا لیکن ایک آدمی نے کہا ابھی آپ ٹھہر جائیے کیونکہ امیر المومنین (حضرت عمرؓ) نے دوسرا تفسیر کیا ہے انہوں نے فوراً لوگوں سے کہا کہ میں نے فتویٰ دیا ہے **اس پر عمل نہ کرو۔ امیر المومنین آرہے ہیں ان کی اقتدا کرو**

(نسائی کتاب الحج باب ترک التسمیۃ عند الاہلال)

"علامہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ ایک روز رات کو حضرت عمرؓ مدینہ کا گشت لگا رہے تھے کہ ایک دیوار کے نیچے تھک کر بیٹھ گئے۔ گھر کے اندر ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی کہ "اُٹھ کر دودھ میں پانی ملا دے"۔ لیکن لڑکی نے کہا کہ "امیر المومنین نے عام منادی کرا دی ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے"۔ ماں نے کہا کہ "اس وقت عمر اور عمر کے منادی دیکھ نہیں سکتے، تم دودھ میں پانی ملا دو"۔ اُس **نے جواب دیا کہ "خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں مجمع میں امیر المومنین کی اطاعت کروں اور خلوت میں ان کی نافرمانی کا داغ اپنے دامن میں لگاؤں"۔** حضرت عمرؓ نے یہ تمام گفتگو سُن لی اور اپنے ساتھی اسلم سے کہا کہ "اس دروازے اور اس جگہ کو یاد رکھو" صبح ہوئی تو اُن بھیجا کہ پتہ لگائیں کہ یہ کون عورتیں تھیں اور وہ صاحب شوہر ہیں یا نہیں وہ آئے تو معلوم ہوا کہ لڑکی کنواری اور ماں بیوہ ہے۔ اب حضرت عمر نے اپنے تمام لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ "اگر مجھے نکاح کی ضرورت ہوتی تو میں خود اس لڑکی سے نکاح کر لیتا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہو الناصر

فضل خدا کا سایہ ہم پر ہمیشہ رہے

۱۰ دن پورے مبارک ہو شب بخیر گزرے (آمین)

کراچی میں

آپ کے ذوق کے عین مطابق معیاری سونے کے دیدہ زیب اور پرکشش زیورات کا مرکز آپ کی اپنی دکان

الکریم جیولرز

(ایئر کنڈیشنڈ)

کریم آباد چورنگی کراچی

بازار فیصل

فون ۶۸۵۵۱۱

نیز جدید دور کے ڈیزائن آورجڑاؤ و حسبِ پسند زیورات آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں

پروپرائٹرز:۔ میاں عبد اللطیف شاہکوٹی اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن تم میں جو پسند کرے میں اس سے اُس کا نکاح کر سکتا ہوں۔" عبداللہ اور عبدالرحمٰن کے بیبیاں موجود تھیں البتہ عاصم کو نکاح کی ضرورت تھی اس لئے انہوں نے اس سے عقد کر لیا۔ اسی لڑکی کے بطن سے حضرت عمر بن عبدالعزیز کی ماں ام عاصم پیدا ہوئیں۔"

(سیرۃ عمر بن عبدالعزیز صفحہ ۶)

یہ اطاعت صرف خلفاء کی زندگی ہی تک محدود نہ تھی بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی اس کا اثر ظاہر ہوتا تھا۔

ایک جذامی عورت (غالباً صحابیہ ہوگی) خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی۔ حضرت عمرؓ بن الخطابؓ کا گذر ہوا تو فرمایا لوگوں کو اذیت نہ دو، گھر میں جا کے بیٹھو۔ وہ جا کر خانہ نشین ہوگئی۔ حضرت عمرؓ کا انتقال ہوا تو ایک شخص نے جا کر کہا تمہارا روکنے والا تو مر گیا اب گھر سے باہر نکلو۔ بولی میں ایسی نہیں کہ زندگی میں ان کی اطاعت اور مرنے کے بعد ان کی نافرمانی کروں۔

(موطا امام مالک کتاب الحج باب جامع الحج)

جماعتِ مومنین کا عہد

اب آخر میں مجھے یہ بتانا ہے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ نے قریباً تیئس سال قبل ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو جماعت احمدیہ کے ہر فرد سے جو جلسہ سالانہ کے موقع پر موجود تھا، نظامِ خلافت کی حفاظت اور استحکام کے لئے ایک تاکیدی عہد لیا تھا۔ یہ عہد ایک صدی کے لئے نہیں۔ دو صدیوں کے لئے نہیں قیامت تک کے لئے ہے لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ اس عہد کو اپنے دل میں نقش کر لیں اور ہمیشہ ہی خدائے ذوالعرش کے خلیفہ کی آواز پر والہانہ اور فدائیانہ طور پر لبیک کہنا اپنی زندگی کا نصب العین قرار دیں اور یاد رکھیں کہ اس زمانہ میں جبکہ امتِ مسلمہ میں خلافت کا نظامِ آسمانی قائم ہے اگر کوئی ابدال یا غوث یا قطب یا ولی قرار پا سکتا ہے تو صرف وہی شخص جو خلیفہ راشد کی چاکری غلامی اور کفش برداری کو ہفت اقلیم کے بادشاہتوں سے بھی افضل قرار دیتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ زبان خلیفہ وقت کی ہوتی ہے مگر بُلاوا خدا کا ہوتا ہے۔

ذیل میں اُس تاریخی عہد کا متن درج کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ ہی اس کے نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

"اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدا عبدہٗ ورسولہ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فرض کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اُونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اُونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین، اللھم آمین

("الفضل" ربوہ ۱۶ فروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۴)

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

ہمیں بھی خدمت کا موقع دیں

یہاں پر ہر قسم کی گرل، کھڑکیاں، گیٹ، چارپائیاں، شیڈ، دروازے اور شٹر کے تسلی بخش کام کیلئے ہم سے رجوع فرمائیں۔

انصاف سٹیل ڈیکوریٹڈ ورکس

اقصیٰ چوک ربوہ — پروپرائٹر: اعجاز احمد

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس شال ہاؤس

۸۵۔ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس

لاہور فون ۳۲۴۴۴۸

سفید موتیا کورس

CATARACT COURSE

1. Cataract Cure — کیٹریکٹ کیور
2. Cataract Tabs — کیٹریکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops — کیٹریکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders — کیٹریکٹ پاؤڈرز

چھ ماہ کا کورس ۲۰۰/- روپے، چالیس روزہ ۶۰/- روپے

ناخونہ کورس ۴۰ روزہ ۶۰/- Pterygium Courr

آنکھوں کی امراض کیلئے مندرجہ ذیل کیورز دستیاب ہیں

Eyes Cure — سوزش چشم۔ سپرنگ کٹار۔
Eyes Injuries Cure — آنکھوں کی چوٹ
Eyesight Cure — نظر کی کمزوری
Eye Ulcer Cure — آنکھ کا پھولا۔ زخم۔ السر
Foggy Eyesight Cure — نظر کا دھندلا پن
Glaucoma Cure — کالے موتیا کا خطرہ
Myopia Cure — دور کی نظر کمزور
Reading Diplopia Cure — پڑھنے میں دوہرے حروف
Reading Eyesight Cure — پڑھنے میں نظر کی کمزوری

-/15 روپے فی کیور۔ ڈاک سے ۱/۲ روپے زائد۔
کیورز کی مکمل فہرست اور آئیز کیور گائیڈ مفت۔

Curative Eye Center — ہر شہر اور علاقہ میں کیوریٹو آئی سنٹر قائم کرنے کیلئے دلچسپی رکھنے والی باحیثیت پارٹیاں ہیڈ آفس سے براہِ راست رابطہ قائم کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر 606 / 607

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

ہیڈ آفس:- ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور

گلوب ٹمبر کارپوریشن (گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فیکٹری:- رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور

گلوب انجینئرنگ کارپوریشن

فون:- دفتر ۶۸۱۲۶ گھر ۶۲۹۳۰ فیکٹری ۷۱۰۳۵۳

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

بفضلِ خدا

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد

مرضِ اٹھرا کی شکار عورتوں کا

تسلی بخش علاج

بیتہ

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ۔ گول بازار ربوہ ٹرنک بازار سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ
مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

بیرونی مریض بیماری کی مکمل کیفیت لکھ کر دوا طلب کریں

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴
رہائش ۵۳۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

۵۳۔ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ
لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

سٹار ٹمبر سٹور

کئی سال سے آپ کی
خدمت کرنیوالا
واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
سکنی و زرعی اراضی۔ مکانات و پلاٹس وغیرہ
کی خرید و فروخت کیلئے آپکی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس
انس مارکیٹ ربوہ
فون:۔ ۴۳۶
دفتر:۔ ۵۳۵

معدہ کا السر
STOMACH ULCER CURE
معدہ کا السر۔ زخم۔ پھوڑا۔ 4 کیپسولز کا کورس
قیمت فی کورس 15/ درجن 135/ گرس 1512/ روپے
بونس علاوہ۔ نرخنامہ اور 140 کیورز کا لٹریچر مفت
ڈاک خرچ 5/ سٹاکسٹوں کے لئے فری ڈاک
ضمانت معیار کیو سٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کا نشان
فون ۶۰۰

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں
جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے
ہماری خدمات حاضر ہیں
MINOCHAN CORPORATION
3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO - KU TOKYO 153
JAPAN CABLE :- MINOCHANNTOKYO

چہرے کی خوبصورتی کیلئے
چمپا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

"مجید ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم"
باقاعدہ اور باضابطہ منظور شدہ ✖ ہر نقص سے پاک
حقِ شفع سے مبرّا
اندرون حدود کمیٹی ربوہ ✖ مسجد اقصیٰ کے نزدیک
ایک طرف ساہی وال روڈ، دوسری طرف ڈگری کالج روڈ سے ملحق کالونی۔ جس میں کشادہ سڑکیں مساجد، سکول، ڈسپنسری، کھیل کے میدان، میٹھا پانی، بجلی اور دیگر سہولیات میسر ہیں۔ سیم اور کلر سے پاک زمین۔ ترقیاتی سکیم کی تکمیل کی ضمانت۔ اونچی جگہ پر فضا ماحول
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
المشتہر
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ فیکٹری ایریا ربوہ

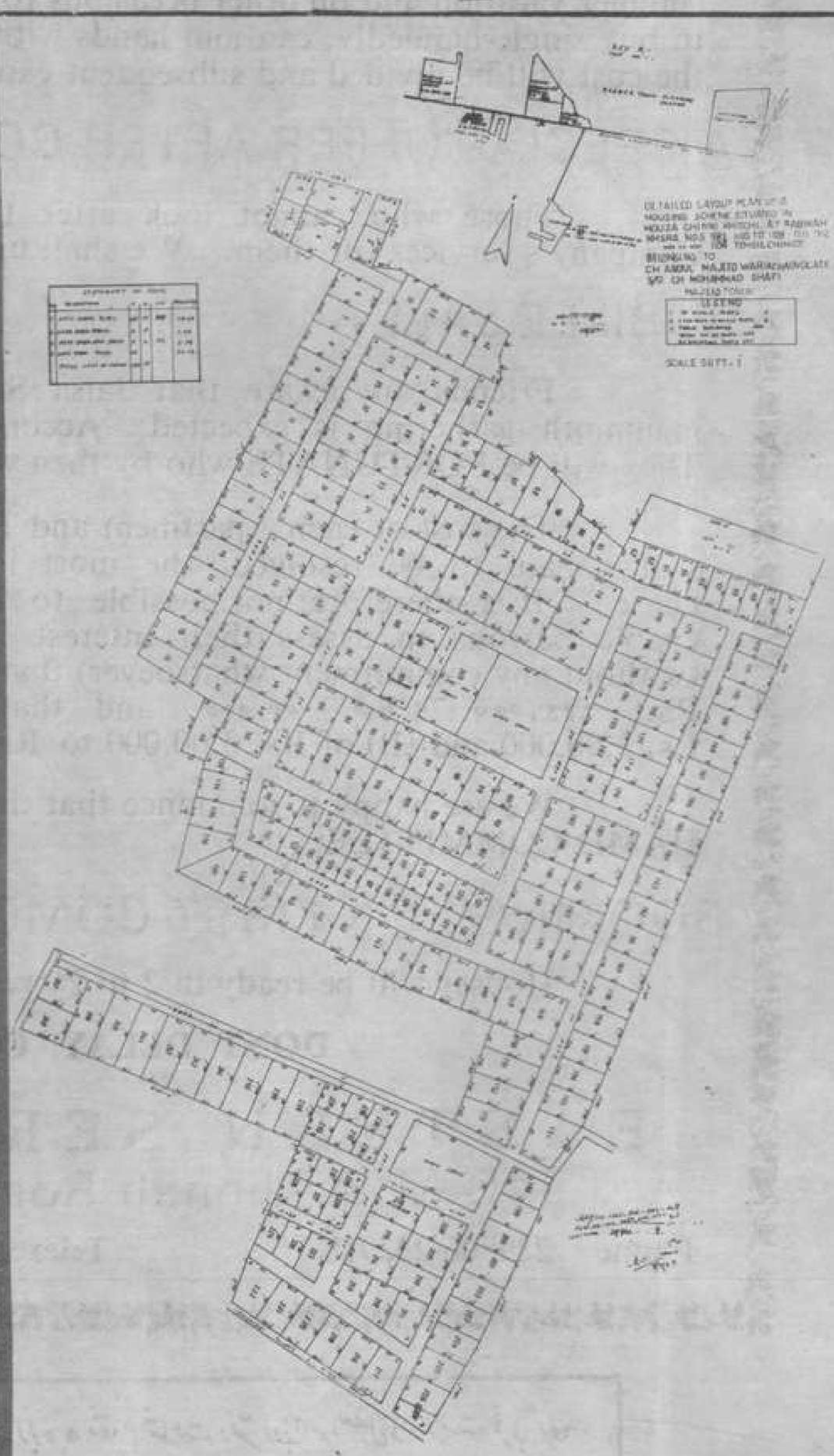

Digitized by Khilafat Library Rabwah

A LANDMARK IN THE DEVELOPMENT OF THE CENTRE OF AHMADIYYAT

Practical **Economical** **Historical**

Apartments and Town Houses Scheme in Rabwah

Considering the growing needs of Jamaat-i-Ahmadiyya and after repeated urging by members of Ahmadiyya Community, we happily announce a scheme of Apartments and Townhouses in Rabwah.

APARTMENT : **Two bedrooms, two bath rooms, one Store, Kitchen, Drawingroom and a balcony.**

Area Approx : 1000 to 1100 Sq. Ft.

TOWN HOUSE : **Double storey one unit with three bed rooms, combined drawing and dining room etc.**

Plot Area : 120 and 200 Sq. yards.

TELL US PLEASE :

Please let us know your choice (Apartment or Townhouse ?) so that we may prepare the overall scheme accordingly. We wish to provide houses especially for those who are away from Pakistan and wish to have a house in the Centre. It will not only provide comfort to those who come to Jalsa Salana but also enable them to send their children to Pakistan in summer vacation and on other occasions for their spiritual training. Those who do not wish to buy single-handedly, can join hands with other friends on Time-Sharing basis. This way the cost will be divided and subsequent expenses reduced.

A SPECIAL OFFER AFTER CONSTRUCTION :

Those who cannot look after their houses throughout the year, we offer our Company's services for them. We shall undertake this responsibility at a nominal charge.

JUBILEE JALSA :

Friends are aware that Jalsa Salana of 1989 will be the Jubilee Jalsa. A record mammoth gathering is expected. Accommodation will be a great problem at that time. They will be FORTUNATE who by then will have their own accommodation.

The cost of each Apartment and Townhouse will be governed by many factors that still remain to be resolved, the most important being the price at which land will be purchased It is, therefore, not possible to indicate the price to be charged. However, to enable patrons to assess their interest in this scheme, it may be very roughly estimated (without any commitment whatsoever) that the cost of an Apartment could be in the range of Rs. 1,75,000 TO RS 2,00,000 and that of the Townhouse (A) from Rs. 2,75,000 to Rs. 3,00,000 and (B) of Rs. 3,00,000 to Rs. 3,25,000.

We are happy to announce that this scheme has been scrutinized by BA-YOUT-UL-HAMD COMMITTEE.

BOOKING : ON FIRST COME FIRST BASIS :

Houses will be ready in 2 to 2½ years from the date of starting.

DONT DELAY, CONTACT IMMEDIATELY

EASTERN SERVICES LIMITED.

140-M. A. Jinnah Road, Karachi-2 (PAKISTAN)

Phone : 229806-232918 Telex : 25718 ESL PK Cable : "SOBERITY"

• پبلشر مسعود احمد • پرنٹر سید عبدالحی • مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ